ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

THE ALFAZL QADIAN

اخبار

ہفتہ میں دو بار

الفضل

قادیان

ایڈیٹر۔ غلام نبی ✥ اسسٹنٹ مہر محمد خان

نمبر ۳۹	مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۲۳ء	جمعہ	مطابق ۷ ربیع الآخر ۱۳۴۲ھ	جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مع حرم ثانی سابقہ اطلاع کے مطابق ۱۰ نومبر کو لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ حضور کے ہمرکاب حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے جناب حافظ روشن علی صاحب۔ جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل منشی فاضل۔ جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے اور جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم و جناب منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل و جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب وغیرہ احباب ہیں۔ حضور نے اپنی غیبوبت میں جناب مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے کو جماعت قادیان کا امیر مقرر فرمایا احباب قادیان نے قصبہ کے باہر اپنے امام کو الوداع کہا۔

اس اطلاع کی بنا پر کہ لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح کے اہم مسائل پر لیکچر ہوں گے۔ دار الامان سے بہت سے احباب لاہور گئے ہیں

لآلیٔ لطیفہ

ذیل کے "اشعار" جو مختلف الاوزان اور مختلف القوافی ہیں۔ ایک وقت کا نتیجۂ فکر اور ایک ہی جذبہ کے متعلق نہیں۔ بلکہ یہ "اشعار" چار پانچ سال کے طویل عرصہ کے آنی سوانح کا تاثر اور وقتی کیفیات کا آئینہ ہیں۔ میں نہیں جانتا۔ کہ ان میں "شعریت" ہے۔ یا نہیں۔ مگر یہ حقیقت ہے۔ کہ ان میں عمق قلب کے ان اسرار کا پرتو ضرور ہے۔ جو کہنے والے کے دل و دماغ میں اس عرصہ میں پیدا ہوئے

(مہر محمد خاں شہاب مالیر کوٹلوی نائب مدیر الفضل)

(۱)

کنج تنہائی بھی دیکھا جمع تنہائی بھی دیکھی
دونوں میں ہم نے پایا زہر یہ جمعیت کا

(۲)

عزت و رتبہ و جاہ و اقبال
جسکو دینا ہے خدا دیتا ہے

(۳)

مانگنے جاتا ہے مجھ کو کیا کسی سے اے شہاب
وہ امیری ایک دنیا خوش ہم فقیری میں ہیں خوش

(۴)

حسن کی فتنہ کاریاں ہیں وہی
عشق میں ہیں جنون کے آثار

(۵)

کون کرتا ہے تمہیں یاد شہاب
تین میں تم ہو نہ تیرہ میں تم

(۶)

میرے دل کو نہیں قرار شہاب
کیا کیا تو نے ہائے خانہ خراب

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر [illegible]

قیمت فی پرچہ [illegible]

THE ALFAZL QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دو بار

قادیان

[illegible]

ایڈیٹر غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ظہیر محمد خان

نمبر ۳۹	مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۲۳ء یوم جمعہ	مطابق ۷ ربیع الآخر ۱۳۴۲ھ	جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مع حرم ثانی سابقہ اطلاع کے مطابق ۱۰ نومبر کو لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ حضور کے ہمرکاب حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے جناب حافظ روشن علی صاحب ۔ جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل منشی فاضل ۔ جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے اور جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم ۔ جناب منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل و جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب وغیرہ احباب [illegible] ہیں۔ حضور نے اپنی غیبوبت میں جناب مولوی شیر علی صاحب بی اے کو جماعت قادیان کا امیر مقرر فرمایا ہے اور [illegible] صاحب کو اپنے امام [illegible] مقرر کیا۔

[illegible] اطلاع کی بنا پر لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح کے اہم [illegible] ہوں گے [illegible] احباب [illegible]

لآلیٔ عطیہ

ذیل کے اشعار جو مختلف الاوزان اور مختلف القوافی ہیں۔ ایک وقت کا نتیجہ فکر اور ایک ہی جذبہ کے تخلیق نہیں۔ بلکہ یہ اشعار چار پانچ سال کے طویل عرصہ کے آپ بیتی کا تاثر اور ذہنی کیفیات کا آئینہ ہیں۔ میں نہیں جانتا۔ کہ ان میں شعریت ہے یا نہیں۔ مگر یہ حقیقت ہے۔ کہ ان میں عشق حقیقی کے ان اسرار کا پرتو ضرور ہے۔ جو کبھی دیکھنے والے کے دل و دماغ میں اس عرصہ میں پیدا ہوئے۔ (ظہیر محمد خاں شہاب مالیرکوٹلوی نائب ایڈیٹر الفضل)

(۱)

[illegible] دیکھا پھر تماشا بھی [illegible]

خود [illegible] میں ہم نے پایا [illegible]

(۲)

عزت و رتبہ و جاہ و اقبال

جسکو دینا ہے خدا دیتا ہے

(۳)

مانگنے جانا ہے مجھ کو کیا کسی سے اے شہاب

وہ امیری میں رہیں خوش ہم فقیری میں ہیں خوش

(۴)

حسن کی شعلہ کاریاں ہیں وہی

عشق میں ہیں جنون کے آثار

(۵)

کون کرتا ہے تمہیں یاد شہاب

تین میں تم ہو نہ تیرہ میں تم

(۶)

میرے دل کو نہیں قرار شہاب

کیا کیا تو نے ہائے خانہ خراب

(۸)

ایک فتنہ ہو تو اظہار کروں
لاکھوں فتنے تری رفتار میں ہیں
کفر وہ ہے جو ہو دل سے پیدا
دیپ اُلجھے ہوئے زنار میں ہیں

(۹)

غش آ گیا تھا حضرت موسیٰ کو طور پر
جلوہ تھا ایک حسن کا سو سو حجاب میں

(۱۰)

خادم دین مصطفےٰ ہیں ہم
ساری دنیا کے پیشوا ہیں ہم

(۱۱)

یہ بھی کچھ بات ہے اے خانہ نشینان حرم
امن ہے تم کو تو دنیا کو بھی مامون کہو

میدان ارتداد کی موجودہ حالت

اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ اس وقت تمام ہندوستان میں تبلیغ اسلام کی ضرورت ہے اور ہر ایک علاقہ میں کم و بیش خطرۂ ارتداد موجود ہے۔ لیکن ارتداد کا اصلی مرکز ابھی تک ملکانہ قوم کا علاقہ ہے۔ جس میں اضلاع آگرہ۔ متھرا۔ اور بھرت پور شامل ہے ہیں۔ اس علاقہ کی موجودہ حالت ایسی ہے۔ کہ اگر اس وقت زور سے کام کیا جائے۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے زبردست نتیج کی امید ہے۔ لیکن مسلمان ملک اس بات کو سن کر حیرت زدہ ہو جائیگی۔ کہ یہ میدان اس وقت جبکہ ٹھیک کام کرنے کا وقت ہے۔ مبلغین اسلام سے عام طور پر خالی پڑا ہے۔ ایک وقت تھا کہ مسلمانوں کی تبلیغی [illegible] ایک دوسرے سے گاؤں اور حلقوں کے متعلق جھگڑتی تھیں۔ لیکن اب جبکہ کام کرنے کی سخت ضرورت ہے بالکل خاموشی نظر آتی ہے۔

اس لئے علاقہ ارتداد میں کام کرنے والے تمام کارکنوں اور انجمنوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اس مفید موقع کو ضایع نہ کریں۔ اور اپنی طاقتوں سے پورا کام لے کر اس قصہ دلخراش کا خاتمہ کر دیں۔ تاکہ اس کے بعد آریوں کو اسلام پر حملہ کرنے کی جرأت پیدا نہ ہو۔ اور دشمن ہمیشہ کے لئے خاموش ہو جائے۔

ہمارے مبلغ اپنے علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔ جن کے ذریعہ دو تین گاؤں واپس ہو چکے ہیں۔ مگر دوسرے مبلغین کا علاقہ خالی پڑا ہے۔

(چودھری فتح محمد خاں سیال۔ ایم۔ اے)

(امیر وفد المجاہدین۔ احمدیہ آگرہ)

انتظام جلسہ کے متعلق ضروری اعلان

جلسہ سالانہ اب قریب آ رہا ہے۔ انتظام شروع ہے۔ اس لئے احباب سے ملتمس ہوں۔ کہ مہربانی فرما کر ان تمام تکالیف سے مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔ جو عام طور پر مہمانوں کو بٹالہ سے لے کر قادیان پہنچنے تک اور پھر قیام قادیان کے ایام میں پیش آتی ہیں۔ اور نیز ان کے دور کرنے کے جو ذرائع ذہن میں ہوں۔ ان سے بھی مستفیض فرماویں۔ تاکہ انتظام کرنے میں سہولت ہو۔ اسی طرح اگر کوئی اور مفید مشورہ کسی بھائی کے ذہن میں انتظام جلسہ کے متعلق ہو۔ تو امید ہے۔ اس سے بھی محروم نہ رکھینگے۔ میں نہایت ممنون ہونگا۔ اگر احباب اس امر سے بھی جلد سے جلد اطلاع فرماویں۔ کہ ان کے علاقہ سے کس قدر مہمان جلسہ پر آئیں گے (عورتوں اور مردوں کی تعداد الگ الگ ہو)۔ امید ہے۔ حسب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت اپنے ہمراہ کافی تعداد غیر احمدیوں کی لانے کی پوری سعی فرماویں گے۔ نیز مجھے جلسہ کے انتظامی کاموں میں مدد دینے کے لئے قادیان کے دوستوں کے علاوہ بیرونی دوستوں کی خدمات کی بھی ضرورت ہے۔ احباب دوستوں میں اس امر کی تحریک فرما کر مشکور فرماویں۔ اور مجھے اطلاع دیں کہ کتنے دوست اس غرض کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے طیار ہیں۔ ایسے دوستوں کو کم از کم ۲۰ دسمبر ۱۹۲۳ء تک یہاں پہنچ جانا چاہیئے۔ والسلام

(عبد الرحمٰن مصری۔ سیکرٹری سب کمیٹی جلسہ سالانہ)

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں۔ علماء دین متین و مفتیان شرع مبین اس خلع کے جواز یا عدم جواز کی نسبت۔ جس کی صورت حسب ذیل ہے۔ زید نے ہندہ سے نکاح کیا جس کے بطن سے ایک لڑکی بھی موجود ہے۔ پھر زید نے ہندہ کو بلا وجہ اور بغیر استدعا ہندہ کے طلاق نامہ لکھ کر دیدیا۔ جس میں ضمار خلعہ بھی مقرر کیا گیا۔ بعدہٗ عدت طلاق گذر جانے کے بعد ہندہ سے زید نے ضمان خلعہ کی ادائیگی کا اقرار لکھوا لیا۔ جس کی اصلیت ہندہ کو نہیں بتائی گئی ہے۔ بلکہ یہ جتایا گیا کہ یہ تحریر لڑکی کی پرورش کے بارہ میں ہے۔ وجہ طلاق صرف اس قدر ہے۔ کہ زید نے دوسری شادی کر لی اور اسکی دوسری زوجہ کی ترغیب پر پہلی کو طلاق دی گئی۔ آیا شرعاً یہ خلع جائز ہے۔ اور اگر تحریر یعنی اقرار ادائیگی خلعہ عورت کی مرضی کے موافق ہوتی۔ تو اس کا شرعاً کیا اثر ہے۔ باوجود اسکے کہ طلاق لینے کی اسکی خواہش نہ تھی۔ بینوا توجروا جزاکم اللہ خیراً

المستفتی ۔ ایک احمدی مقتول احمد

جواب۔ مسئولہ صورت خلع کی صورت نہیں ہے۔ خلع کی صورت یہ ہوتی ہے۔ کہ عورت کیطرف سے درخواست علیحدگی ہو اور وہ خاوند کی خواہش پر اس سے لی ہوئی اشیاء مہر وغیرہ کو واپس کرے۔ نہ یہ کہ خاوند اپنی مرضی سے طلاق دے۔ اور عدت کے گذر جانے کے بعد خلع کی تحریر پر جو ادا ۵۰۰ روپیہ عوض خلع لکھوایا جائے۔ پس صورت مسئولہ میں ہندہ پر طلاق پڑی اور خلع نہ ہوا۔ پس زید کے ذمہ اس کی عدت کا خرچ اور مہر کا ادا کرنا واجب ہے۔ اگر اس نے ادا نہیں کیا۔ اور لڑکی کا خرچ تا بلوغ زید کے ذمے ہے۔ کہ وہ آئندہ

(۸)

ایک فتنہ ہو تو اظہار کروں
لاکھوں فتنے تری رفتار میں ہیں
کفر وہ ہے جو ہو دل سے پیدا
آپ اُلجھے ہوئے زنار میں ہیں

(۹)

غش آگیا تھا حضرت موسیٰ کو طور پر
جلوہ تھا ایک جس کو سو حجاب میں

(۱۰)

خادم دین مصطفیٰ ہیں ہم
ساری دنیا کے پیشوا ہیں ہم

(۱۱)

یہ بھی کچھ بات ہے اے خانہ نشینانِ حرم
امن ہے تم کو تو دنیا کو بھی مامون رکھو

میدان ارتداد کی موجودہ حالت

اس میں کچھ شک نہیں - کہ اس وقت تمام ہندوستان میں تبلیغ اسلام کی ضرورت ہے اور ہر ایک علاقہ میں کم و بیش خطرۂ ارتداد موجود ہے - لیکن ارتداد کا اصل مرکز ابھی تک ملکانہ قوم کا علاقہ ہے -

جس میں اضلاع آگرہ - متھرا - اور بھرت پور شامل ہے ہمیں اس علاقہ کی موجودہ حالت ایسی ہے - کہ اگر اس وقت زور سے کام کیا جاوے - تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے زبردست فتح کی امید ہے - لیکن مسلمان پبلک اس بات کو سن کر حیرت زدہ رہ جائیگی - کہ یہ میدان اس وقت جب کہ ٹھیک کام کرنے کا وقت ہے - مبلغین اسلام سے عام طور پر خالی پڑا ہے - ایک وقت تھا کہ مسلمانوں کی تبلیغی جماعتیں ایک دوسرے سے گاؤں اور حلقوں کے متعلق جھگڑتی تھیں - لیکن اب جب کہ کارکنوں کی سخت ضرورت ہے - بالکل خاموش نظر آتی ہیں -

اس لئے علاقہ ارتداد میں کام کرنے والے تمام کارکنوں اور انجمنوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اس مفید موقع کو ضایع نہ کریں - اور اپنی طاقتوں سے پورا کام لے کر اس قصہ دلخراش کا خاتمہ کر دیں - تاکہ اس کے بعد آریوں کو اسلام پر حملہ کرنے کی جرأت پیدا نہ ہو - اور دشمن ہمیشہ کے لئے خاموش ہو جائے -

ہمارے مبلغ اپنے علاقوں میں کام کر رہے ہیں - جن کے ذریعہ دو تین گاؤں واپس ہو چکے ہیں - مگر دوسرے مبلغین کا علاقہ خالی پڑا ہے -

(چودھری فتح محمد خان سیال - ایم - اے
(امیر وفد المجاہدین - احمدیہ آگرہ)

انتظام جلسہ کے متعلق ضروری

اعلان

جلسہ سالانہ اب قریب آ رہا ہے - انتظام شروع ہے - اس لئے احباب سے ملتمس ہوں - کہ مہربانی فرما کر ان تمام تکالیف سے مطلع فرما کر مشکور فرماویں - جو عام طور پر مہمانوں کو بٹالہ سے لے کر قادیان پہنچنے تک اور پھر قیام قادیان کے ایام میں پیش آتی ہیں - اور نیز ان کے دور کرنے کے جو ذرائع ذہن میں ہوں - ان سے بھی مستفیض فرماویں - تاکہ انتظام کرنے میں سہولت ہو - اسی طرح اگر کوئی اور مفید مشورہ کسی بھائی کے ذہن میں انتظام جلسہ کے متعلق ہو - تو امید ہے - اس سے بھی محروم نہ رکھینگے - میں نہایت ممنون ہونگا اگر احباب اس امر سے بھی جلد سے جلد اطلاع فرماویں - کہ ان کے علاقہ سے کس قدر مہمان جلسہ پر آئیں گے (عورتوں اور مردوں کی تعداد الگ الگ ہو) - امید ہے - جناب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت اپنے ہمراہ کافی تعداد غیر احمدیوں کی لانے کی پوری سعی فرماویں گے - نیز مجھے جلسہ کے انتظامی کاموں میں مدد دینے کے لئے قادیان کے دوستوں کے علاوہ بیرونی دوستوں کی خدمات کی بھی ضرورت ہے - احباب دوستوں میں اس امر کی تحریک فرما کر مشکور فرماویں - اور مجھے اطلاع دیں کہ کتنے دوست اس غرض کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے طیار ہیں - ایسے دوستوں کو کم از کم ۲۰ دسمبر ۱۹۲۳ء تک یہاں پہنچ جانا چاہیئے - والسلام

(عبدالرحمن مصری - سیکرٹری سب کمیٹی جلسہ سالانہ)

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں - علماء دین متین و مفتیان شرع مبین اس خلع کے جواز یا عدم جواز کی نسبت - جس کی صورت حسب ذیل ہے - زید نے ہندہ سے نکاح کیا جس کے بطن سے ایک لڑکی بھی موجود ہے - پھر زید نے ہندہ کو بلا وجہ اور بغیر استدعا ہندہ کے طلاق نامہ لکھ کر دیدیا - جس میں شمار خلع بھی مقرر کیا گیا - بعدۂ عدت طلاق گذر جانے کے بعد ہندہ سے زید نے شمار خلع کی ادائیگی کا اقرار لکھوا لیا - جس کی اصلیت ہندہ کو نہیں بتائی گئی ہے - بلکہ یہ جتایا گیا کہ یہ تحریر لڑکی کی پرورش کے بارہ میں ہے - وجہ طلاق صرف اس قدر ہے - کہ زید نے دوسری شادی کر لی اور اسکی دوسری زوجہ کی ترغیب پر پہلی کو طلاق دی گئی - آیا شرعاً یہ خلع جائز ہے - اور اگر تحریر یعنی اقرار ادائیگی خلع عورت کی مرضی کے موافق ہوتی - تو اس کا شرعاً کیا اثر ہے - باوجود اسکے کہ طلاق لینے کی اسکی خواہش نہ تھی - بینوا توجروا جزاکم اللہ خیر

المستفتی - ایک احمدی مفتون احمد

جواب - مسئولہ صورت خلع کی صورت نہیں ہے - خلع کی صورت یہ ہوتی ہے - کہ عورت کیطرف سے درخواست علیحدگی ہو اور وہ خاوند کی خواہش پر اس سے لی ہوئی اشیاء مہر وغیرہ کو واپس کرے - نہ یہ کہ خاوند اپنی مرضی سے طلاق دے - اور عدت کے گذر جانے کے بعد خلع کی تحریر ہو اور ۵۰۰ روپیہ عوض خلع لکھوایا جائے - پس صورت مسئولہ میں ہندہ پر طلاق پڑی اور خلع نہ ہوا - پس زید کے ذمے اس کی عدت کا خرچ اور مہر کا ادا کرنا واجب ہے - اگر اس نے ادا نہیں کیا - اور لڑکی کا خرچ تا بلوغ زید کے ذمہ ہے - کہ وہ ہندہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

یوم جمعہ - قادیان دار الامان - مورخہ ۱۶ر نومبر ۱۹۲۳ء

دین کیلئے ہر قسم کی قربانی کرنے کیلئے تیار ہو جاؤ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ایک تقریر

طلباءِ مدرسہ احمدیہ نے مجاہد بخارا میاں محمد امین خاں صاحب کی آمد کی خوشی میں دعوت چائے دی۔ اور ایڈریس خوش آمدید پیش کیا۔ خانصاحب موصوف نے اپنے سفر کے کچھ حالات سنائے۔ اور آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حسب ذیل تقریر ارشاد فرمائی :۔

وہ روح جس کے ساتھ

مدرسہ احمدیہ کے طلباء

نے میاں محمد امین خاں صاحب کو ان کی آمد کی خوشی میں ٹی پارٹی دی ہے۔ اس کو میں پسند کرتا ہوں۔ لیکن میرے نزدیک اس دعوت کے پیچھے ان کے ارادے اگر اس کام میں مدد کے لئے کھڑے ہوں جس کے لئے محمد امین صاحب گئے تھے۔ اور جس کے لئے انہوں نے بیان کیا ہے۔ کہ میں

ہراول کے طور

پر تھا۔ اور جو کام انہوں نے کیا ہے۔ جب اس کام کے لئے ہمارے طلباء اور مولوی تیار نہ ہوں۔ اس وقت تک یہ دعوت نہ صرف ہمارے لئے خوشی کا موجب نہیں۔ بلکہ رنج کا باعث ہے۔ کوئی شخص جان کی بجائے چائے کی پیالی اور بسکٹ نہیں پیش کرسکتا اور جو کچھ آج پیش کیا گیا ہے۔ وہ یہی ہے۔ مگر تم جانتے ہو۔ کہ جس کام کے لئے تم تیاری کر رہے ہو۔ اور جس کے لئے محمد امین صاحب گئے تھے۔ اس کے لئے چاء کی قربانی کافی نہیں۔ بلکہ اس کے لئے

جان کی قربانی

چاہیئے۔ جس علاقہ میں محمد امین صاحب گئے۔ وہاں انگریزوں کی رعایا کا جانا بہت مشکل کام ہے۔ اور ہتھیلی پر سر رکھ کر جانیوالی بات ہے۔ پھر پاسپورٹ لیکر جانا اور بات ہے۔ جن کے پاس یہ ہوتا ہے۔ وہ کسی حد تک خطرات سے محفوظ ہوتے ہیں۔ مگر ان کے پاس پاسپورٹ بھی نہ تھا۔ اس لحاظ سے اور بھی خطرہ میں تھے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ جسقدر عرصہ یہ اس علاقہ میں رہے۔ اس کا

زیادہ حصہ قید میں

گذارا۔ اور تھوڑا آزادی میں۔ میں سمجھتا ہوں۔ دس دن میں سے ۹ دن قید میں رہے ہیں۔ اور ایک دن آزاد۔ باوجود ان حالات کے یہ اور بات ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان کو بچا لیا۔ مگر خطرہ تھا۔ کہ مارے جاتے اگرچہ اس علاقہ میں ان کے جانے کی جو غرض تھی۔ یعنی یہ کہ وہاں جو احمدی ہیں۔ ان کے حالات دریافت کریں یہ تو پوری نہ ہوئی۔ تاہم ان کے ذریعہ

ایک اور جماعت

بن گئی۔ میری غرض ان کو وہاں بھیجنے کی یہ تھی۔ کہ جو لوگ اس علاقہ میں احمدی ہو چکے ہیں۔ ان کا پتہ لگائیں اور ان کے حالات دریافت کریں۔ گو اس میں ان کو کامیابی نہیں ہوئی۔ بوجہ اس کے کہ ان کو بہت زیادہ عرصہ قید میں رہنا پڑا۔ مگر ایک اور جماعت تیار کر آئے ہیں۔ یہ بھی ایک بہت بڑا۔ اور بڑا اچھا کام کیا ہے۔ اور اب ہم ان احمدی ہونے والے لوگوں کو

کس مپرسی کی حالت میں

نہیں چھوڑ سکتے۔ اور نہ ان کو جو پہلے کے احمدی ہیں۔ چھوڑ سکتے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ ہمارے مبلغ وہاں جائیں۔ جو ان کی تلاش کریں۔ اور سلسلہ کے ساتھ ان کا تعلق قایم کریں ؛

لیکن چونکہ ہم

انگریزوں کے وفادار

ہیں۔ اور دوسری حکومتیں ہمیں اور رنگ میں دیکھتی ہیں اس لئے جو کوئی ان ممالک میں جائیگا۔ وہ اسی نیت اور ارادہ سے جائیگا۔ کہ مجھے اگر جان بھی دینی پڑے گی تو بڑی خوشی سے دونگا۔ اور میں دین کی خاطر مرنے کیلئے جارہا ہوں۔

چونکہ ہماری جماعت قریباً ۹۰ فیصدی انگریزوں کے ماتحت ہے۔ اور یہ

ہمارا مذہبی فرض

ہے۔ کہ جس حکومت کے ماتحت رہیں۔ اس کے قوانین کی پابندی کریں۔ اس لئے زیادہ تر گورنمنٹ انگریزی کے معاملات کی تائید ہی کرتے ہیں۔ اس سے دوسرے لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم انگریزوں کے ایجنٹ ہیں۔ حالانکہ یہ غلط اور قطعاً غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ہم جس بھی حکومت کے ماتحت ہوں۔ اسی کے قوانین کی پابندی ہمارا فرض ہے۔ چونکہ ہم انگریزوں کے ماتحت ہیں۔ اس لئے ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور ان کے قوانین کے پابند ہیں۔ نہ اس لئے کہ ہم ان کے ایجنٹ ہیں۔ اور وہ اصل جس کے ماتحت ہم اطاعت کرتے ہیں۔ اس کے رو سے ایسا بھی ہوسکتا ہے۔ کہ اگر کابل پر حملہ ہو۔ تو ہم اپنی جماعت کے وہاں کے لوگوں کو تاکید کرینگے۔ کہ

اپنی حکومت کا ساتھ دیں

اور خواہ انگریز ہی حملہ کریں۔ ان کا مقابلہ کر کے جانیں دے دیں۔ اسی طرح اور ممالک کے احمدیوں کو کہینگے اور یہ ان کا فرض ہوگا۔ اور

دنیا میں امن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

یوم جمعہ ۔ قادیان دارالامان ۔ مورخہ ۱۶ ر نومبر ۱۹۲۳ء

دین کیلئے ہر قسم کی قربانی کرنے کیلئے تیار ہو جاؤ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ایک تقریر

طلبائے مدرسہ احمدیہ نے مجاہد بخارا میاں محمد امین خاں صاحب کی آمد کی خوشی میں دعوت چاء دی۔ اور ایڈریس خوش آمدید پیش کیا۔ خانصاحب موصوف نے اپنے سفر کے کچھ حالات سنائے۔ اور آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حسب ذیل تقریر ارشاد فرمائی ؛

وہ روح جس کے ساتھ

مدرسہ احمدیہ کے طلباء

نے میاں محمد امین خاں صاحب کو ان کی آمد کی خوشی میں ٹی پارٹی دی ہے۔ اس کو میں پسند کرتا ہوں۔ لیکن میرے نزدیک اس دعوت کے پیچھے ان کے ارادے اگر اس کام میں مدد کے لئے نکلے ہوں جس کے لئے محمد امین صاحب گئے تھے۔ اور جس کے لئے انہوں نے بیان کیا ہے۔ کہ میں

ہراول کے طور

پر تھا۔ اور جو کام انہوں نے کیا ہے۔ جب اس کام کے لئے ہمارے طلباء اور مولوی تیار نہ ہوں۔ اس وقت تک یہ دعوت نہ صرف ہمارے لئے خوشی کا موجب نہیں۔ بلکہ رنج کا باعث ہے۔ کوئی شخص جان کی بجائے چائے کی پیالی اور بسکٹ نہیں پیش کرسکتا اور جو کچھ آج پیش کیا گیا ہے۔ وہ یہی ہے۔ مگر تم جانتے ہو۔ کہ جس کام کے لئے تم تیاری کر رہے ہو۔ اور جس کے لئے محمد امین صاحب گئے تھے۔ اس کے لئے چاء کی قربانی کافی نہیں۔ بلکہ اس کے لئے

جان کی قربانی

چاہیئے۔ جس علاقہ میں محمد امین صاحب گئے۔ وہاں انگریزوں کی رعایا کا جانا بہت مشکل کام ہے۔ اور ہتھیلی پر سر رکھ کر جانیوالی بات ہے۔ پھر پاسپورٹ لیکر جانا اور بات ہے۔ جن کے پاس یہ ہوتا ہے۔ وہ کسی حد تک خطرات سے محفوظ ہوتے ہیں۔ مگر ان کے پاس پاسپورٹ بھی نہ تھا۔ اس لحاظ سے اور بھی خطرہ میں تھے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ جسقدر عرصہ یہ اس علاقہ میں رہے ہیں۔ اس کا

زیادہ حصہ قید میں

گذارا۔ اور تھوڑا آزادی میں۔ میں سمجھتا ہوں۔ دس میں سے ۹ دن قید میں رہے ہیں۔ اور ایک دن آزاد۔ باوجود ان حالات کے یہ اور بات ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان کو بچا لیا۔ مگر خطرہ تھا۔ کہ مارے جاتے اگرچہ اس علاقہ میں ان کے جانے کی جو غرض تھی۔ یعنی یہ کہ وہاں جو احمدی ہیں۔ ان کے حالات دریافت کریں یہ تو پوری نہ ہوئی۔ تاہم ان کے ذریعہ

ایک اور جماعت

بن گئی۔ میری غرض ان کو وہاں بھیجنے کی یہ تھی۔ کہ جو لوگ اس علاقہ میں احمدی ہو چکے ہیں۔ ان کا پتہ لگائیں اور ان کے حالات دریافت کریں۔ گو اس میں ان کو کامیابی نہیں ہوئی۔ بوجہ اس کے کہ ان کو بہت زیادہ عرصہ قید میں رہنا پڑا۔ مگر ایک اور جماعت تیار کر آئے ہیں۔ یہ بھی ایک بہت بڑا۔ اور بڑا اچھا کام کیا ہے۔ اور اب ہم ان احمدی ہونے والے لوگوں کو

کس مپرسی کی حالت میں

نہیں چھوڑ سکتے۔ اور نہ ان کو جو پہلے کے احمدی ہیں۔ چھوڑ سکتے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ ہمارے مبلغ وہاں جائیں۔ جو ان کی تلاش کریں۔ اور سلسلہ کے ساتھ ان کا تعلق قایم کریں ؛

لیکن چونکہ ہم

انگریزوں کے وفادار

ہیں۔ اور دوسری حکومتیں ہمیں اور رنگ میں دیکھتی ہیں اس لئے جو کوئی ان ممالک میں جائیگا۔ وہ اسی نیت اور ارادہ سے جائیگا۔ کہ مجھے اگر جان بھی دینی پڑے گی تو بڑی خوشی سے دونگا۔ اور میں دین کی خاطر مرنے کیلئے جارہا ہوں۔

چونکہ ہماری جماعت قریباً ۹۰ فیصدی انگریزوں کے ماتحت ہے۔ اور یہ

ہمارا مذہبی فرض

ہے۔ کہ جس حکومت کے ماتحت رہیں۔ اس کے قوانین کی پابندی کریں۔ اس لئے زیادہ تر گورنمنٹ انگریزی کے معاملات کی تائید ہی کرتے ہیں۔ اس سے دوسرے لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم انگریزوں کے ایجنٹ ہیں۔ حالانکہ یہ غلط اور قطعاً غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ہم جس بھی حکومت کے ماتحت ہوں۔ اسی کے قوانین کی پابندی ہمارا فرض ہے۔ چونکہ ہم انگریزوں کے ماتحت ہیں۔ اس لئے ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور ان کے قوانین کے پابند ہیں۔ نہ اس لئے کہ ہم ان کے ایجنٹ ہیں۔ اور دو اصل جس کے ماتحت ہم اطاعت کرتے ہیں۔ اس کے رو سے ایسا بھی ہوسکتا ہے۔ کہ اگر کابل حملہ ہو۔ تو ہم اپنی جماعت کے وہاں کے لوگوں کو تاکید کرینگے۔ کہ

اپنی حکومت کا ساتھ دیں

اور خواہ انگریز ہی حملہ کریں۔ ان کا مقابلہ کرکے جانیں دے دیں۔ اسی طرح اور ممالک کے احمدیوں کو کہینگے اور یہ ان کا فرض ہوگا۔ اور

[illegible] امین امن

اسی طرح قایم ہو سکتا ہے۔ کہ ایک ملک کی رعایا اپنے ملک کی خاطر مرنے مارنے کیلئے تیار ہو جائے جب کوئی قوم یہ ارادہ کرلے۔ تو دشمن اس ملک کے کھنڈروں پر قبضہ کرنے کے لئے حملہ نہیں کریگا اگر دشمن کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ سارا ملک تباہ ہو جائیگا۔ اور تمام کے تمام لوگ اپنے ملک کے لئے جانیں دے دینگے۔ تب میں اس ملک میں داخل ہو سکوں گا۔ تو کبھی کوئی کسی ملک پر حملہ کرنے کا خیال نہ کرے۔ مثلاً کابل ہی ہے اگر انگریز چاہیں۔ کہ اس ملک کی کانیں وغیرہ حاصل کرنے کے لئے اس پر حملہ کریں۔ لیکن کابل کی ساری رعایا احمدیت کی اس تعلیم کے ماتحت اس ارادہ سے کھڑی ہو جائے۔ کہ سارے کے سارے مر جائینگے۔ لیکن اپنے ملک میں کسی کو داخل نہ ہونے دیں گے۔ تو انگریز حملہ کرنے کی کبھی جرأت نہ کریں گے۔ خواہ کتنے ہی طاقتور ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ جب اس طرح کوئی قوم جان نثاری کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ تو ساری دنیا کی ہمدردی حاصل کر لیتی ہے۔ کیونکہ لوگ دشمن کی بہادری کی بھی تعریف کرتے ہیں۔

تو

ہمارا یہ اصول ہے

اگر اس پر سب لوگ عمل کرنے لگ جائیں۔ تو کبھی جنگ نہ ہو۔ اس وقت دنیا میں دو قسم کی حکومتیں ہیں۔ ایک پرانی قسم کی مثلاً انگریزوں کی حکومت۔ اور ایک نئی قسم کی مثلاً روسی حکومت مگر ہم ان دونوں طریق کو لغو سمجھتے ہیں۔ ہم نہ یہ پسند کرتے ہیں۔ کہ

ایک حصہ ملک

کے ہاتھ میں ساری حکومت ہو۔ اور نہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ لوگوں کے

ذاتی حقوق

میں بھی دخل دیا جائے۔ اور وہ بھی اڑا دئے جائیں۔ جیسا کہ روسیوں کا طریق عمل ہے۔ اور یہ غلط اور تباہ کن طریق ہے۔ ذاتی ملکیت کے سوا ترقی نہیں ہو سکتی. تو روس والوں نے غلطی کی ہے۔ مگر باوجود اس کے ہم یہی کہیں گے۔ کہ جو لوگ اس کی رعایا ہیں۔ وہ اس کے قوانین کی پابندی کریں۔ اس وجہ سے ان کے ملک میں جماعت احمدیہ کا پھیلنا ان کے لئے کسی قسم کے

خطرہ کا باعث

نہیں ہو سکتا۔ مگر ابھی وہ اس بات کو سمجھ نہیں سکتے۔ تعجب کہ انگریز نہیں سمجھ سکے۔ جن کے ماتحت ہم کئی سال سے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے ہم۔ امریکہ۔ جرمنی۔ مصر وغیرہ ممالک میں جاکر نقصان اٹھاتے اور مشکلات برداشت کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ ان کی اپنے ملک میں جماعت نہ بننے دو۔ ورنہ انگریزوں کے ذریعہ نقصان پہنچائینگے۔ تو ہم ان نئے ممالک میں جو ہمارے اصول سے بالکل ناواقف ہیں۔ کب امن سے رہ سکتے ہیں۔ ہم تو ابھی اس اپنے ملک میں بھی کئی

قسم کے نقصان

برداشت کر رہے ہیں۔ یہ اور بات ہے۔ کہ کوئی انگریز افسر ذاتی خوبی اور سلسلہ کی صحیح واقفیت سے انفرادی معاملہ میں ہمارے ساتھ انصاف کرے۔ مگر بہ حیثیت حکومت انگریزوں سے ہمیں فائدہ نہیں پہنچا ان کے ہاں یہ قاعدہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ غالب کو دیکھو اور اسی کی طرف جھکو۔ پس جب کہ ابھی تک

انگریز بھی ہم پر مطمئن نہیں

تو روسی کہاں مطمئن ہو سکتے ہیں۔ مگر ہم اس پر ناراض نہیں ہوتے اور چڑتے نہیں۔ کئی لوگ کہتے ہیں۔ کہ جب انگریزوں کا ہمارے ساتھ ایسا سلوک ہے تو ہم وفاداری کیسی کریں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم ان کے لئے وفاداری نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے اصل کے ماتحت کرتے ہیں۔ اور اگر انگریز ہمیں ماریں گرفتار کرلیں۔ تو بھی ہم اسی اصل پر قایم رہینگے غرض

روسی ابھی ہم پر مطمئن نہیں ہو سکتے

اور وہ ابھی معذور بھی ہیں۔ ہمیں انکی غلط فہمیوں کو دور کرنا چاہیئے۔ اور انہیں اپنے عقائد واصول سے آگاہ کرنا چاہیئے۔ مگر جب تک ایسا نہیں ہوتا۔ ہم ان لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتے۔ جو انکے ملک میں احمدی ہو چکے ہیں۔ میں نے اپنی جماعت کو کئی بار بتایا ہے۔ کہ ابھی مالی قربانی کا وقت ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ مگر اس سے یہ نہ سمجھو۔ کہ

جانی قربانی

نہیں کرنی پڑیگی۔ کرنی پڑیگی۔ اور ضرور کرنی پڑیگی ایک خطبہ جمعہ میں میں نے کہا تھا۔ کہ یہ مت سمجھو۔ کہ ہم انگریزوں کی حکومت میں رہتے ہیں۔ جان دینے کا کہاں موقع ہے۔ بلکہ وہ وقت بھی آئیگا۔ جبکہ جان کی قربانی کرنی ہوگی اور کوئی عجب نہیں۔ کہ روس میں ہی ہمیں جانیں دینی پڑیں۔ روس کے متعلق جو

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں

ہیں وہ ضرور پوری ہونگی۔ اور وہاں بھی جلدی احمدیت پھیلیگی میری

ایک رویا

ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کہیں سے تشریف لائے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کہاں سے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں امریکہ سے آرہا ہوں اب بخارا جارہا ہوں۔

امریکہ میں

خدا کے فضل سے سات سو کے قریب عیسائی مسلمان ہو چکے ہیں اور تین مسجدیں بن گئی ہیں۔ پھر ایک اور رو چلی ہے۔ وہاں جو حبشی بستے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ انکو بھی قانوناً وہی حقوق حاصل ہوں جو سفید لوگوں کو حاصل ہیں اور انکا خیال ہے۔ کہ ہمیں مسلمان ہو جانا چاہیئے۔ چنانچہ انکی کانگریس کا جو اخبار ہے۔ اس نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ پوری مساوات ہمیں تبھی مل سکتی ہے جبکہ ہم مسلمان ہو جائیں اور بہت سے مسلمان ہو بھی چکے ہیں۔ اور ان پر احمدیت کا اثر ضرور ہوگا۔ کیونکہ وہ ملکوں سے گئے ہوئے ہیں جہاں احمدیت پھیل رہی ہے۔ مگر وہاں ابھی یہی دقت ہے کہ ان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ ہم مسلمان ہو کر سفید لوگوں کا مقابلہ کریں۔ جو حاکم ہیں۔ اگر وہ سمجھ لیں۔ کہ ایسا کرنے کے بغیر بھی حقوق مل سکتے ہیں۔ تو وہاں اڑھائی کروڑ کے قریب لوگ ہیں۔ جو جلدی مسلمان ہو سکتے ہیں۔

اسی طرح قایم ہو سکتا ہے۔ کہ ایک ملک کی رعایا اپنے ملک کی خاطر مرنے مارنے کیلئے تیار ہو جائے جب کوئی قوم یہ ارادہ کرلے۔ تو دشمن اس ملک کے کھنڈروں پر قبضہ کرنے کے لئے حملہ نہیں کریگا اگر دشمن کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ سارا ملک تباہ ہو جائیگا۔ اور تمام کے تمام لوگ اپنے ملک کے لئے جانیں دے دینگے۔ تب میں اس ملک میں داخل ہو سکوں گا۔ تو کبھی کوئی کسی ملک پر حملہ کرنے کا خیال نہ کرے۔ مثلاً کابل ہی ہے اگر انگریز چاہیں۔ کہ اس ملک کی کانیں وغیرہ حاصل کرنے کے لئے اس پر حملہ کریں۔ لیکن کابل کی ساری رعایا احمدیت کی اس تعلیم کے ماتحت اس ارادہ سے کھڑی ہو جائے۔ کہ سارے کے سارے مر جائینگے۔ لیکن اپنے ملک میں کسی کو داخل نہ ہونے دیں گے۔ تو انگریز حملہ کرنے کی کبھی جرأت نہ کریں گے۔ خواہ کتنے ہی طاقتور ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ جب اس طرح کوئی قوم جان نثاری کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ تو ساری دنیا کی ہمدردی حاصل کر لیتی ہے۔ کیونکہ لوگ دشمن کی بہادری کی بھی تعریف کرتے ہیں۔

تو

ہمارا یہ اصول ہے

اگر اس پر سب لوگ عمل کرنے لگ جائیں۔ تو کبھی جنگ نہ ہو۔ اس وقت دنیا میں دو قسم کی حکومتیں ہیں۔ ایک پرانی قسم کی مثلاً انگریزوں کی حکومت۔ اور ایک نئی قسم کی مثلاً روسی حکومت مگر ہم ان دونوں طریق کو لغو سمجھتے ہیں۔ ہم نہ یہ پسند کرتے ہیں۔ کہ

ایک حصہ ملک

کے ہاتھ میں ساری حکومت ہو۔ اور نہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ لوگوں کے

ذاتی حقوق

میں بھی دخل دیا جائے۔ اور وہ بھی اڑا دئے [illegible] روسیوں کا طر[illegible] عمل ہے۔ اور یہ غلط اور تباہ کن طریق ہے۔ ذاتی ملکیت کے سوا ترقی نہیں ہو سکتی۔ تو روس والوں نے غلطی کی ہے۔ مگر باوجود اس کے ہم یہی کہیں گے۔ کہ جو لوگ اس کی رعایا ہیں۔ وہ اس کے قوانین کی پابندی کریں۔ اس وجہ سے ان کے ملک میں جماعت احمدیہ کا پھیلنا ان کے لئے کسی قسم کے

خطرہ کا باعث

نہیں ہو سکتا۔ مگر ابھی وہ اس بات کو سمجھ نہیں سکتے اتعجب کہ انگریز نہیں سمجھ سکے۔ جن کے ماتحت ہم کئی سال سے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے ہم۔ امریکہ۔ جرمنی۔ مصر وغیرہ ممالک میں جا کر نقصان اٹھاتے اور مشکلات برداشت کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ ان کی اپنے ملک میں جماعت نہ بننے دو۔ ورنہ انگریزوں کے ذریعہ نقصان پہنچائینگے۔ تو ہم ان نئے ممالک میں جو ہمارے اصول سے بالکل ناواقف ہیں۔ کب امن سے رہ سکتے ہیں۔ ہم تو ابھی اس اپنے ملک میں بھی

کئی قسم کے نقصان

برداشت کر رہے ہیں۔ یہ اور بات ہے۔ کہ کوئی انگریز افسر ذاتی خوبی اور سلسلہ کی صحیح واقفیت سے انفرادی معاملہ میں ہمارے ساتھ انصاف کرے۔ مگر بہ حیثیت حکومت انگریزوں سے ہمیں فائدہ نہیں پہنچا ان کے ہاں یہ قاعدہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ غالب کو دیکھو اور اسی کی طرف جھکو۔ پس جب کہ ابھی تک

انگریز بھی ہم پر مطمئن نہیں

تو روسی کہاں مطمئن ہو سکتے ہیں۔ مگر ہم اس پر ناراض نہیں ہوتے اور چڑتے نہیں۔ کئی لوگ کہتے ہیں۔ کہ جب انگریزوں کا ہمارے ساتھ ایسا سلوک ہے تو ہم وفاداری کیسی کریں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم ان کے لئے وفاداری نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے اصل کے ماتحت کرتے ہیں۔ اور اگر انگریز ہمیں ماریں گرفتار کریں۔ تو بھی ہم اسی اصل پر قایم رہینگے

غرض

روسی ابھی ہم پر مطمئن نہیں ہو سکتے

اور وہ ایک معذور بھی ہیں۔ ہمیں انکی غلط فہمیوں کو دور کرنا چاہیئے۔ اور انہیں اپنے عقائد و اصول سے آگاہ کرنا چاہیئے۔ مگر جب تک ایسا نہیں ہوتا۔ ہم ان لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتے۔ جو انکے ملک میں احمدی ہو چکے ہیں۔ میں نے اپنی جماعت کو کئی بار بتایا ہے۔ کہ ابھی مالی قربانی کا وقت ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ مگر اس سے یہ نہ سمجھو۔ کہ

جانی قربانی

نہیں کرنی پڑیگی۔ کرنی پڑیگی۔ اور ضرور کرنی پڑیگی ایک خطبہ جمعہ میں میں نے کہا تھا۔ کہ یہ مت سمجھو۔ کہ ہم انگریزوں کی حکومت میں رہتے ہیں۔ جان دینے کا کہاں موقع ہے۔ بلکہ وہ وقت بھی آئیگا۔ جبکہ جان کی قربانی کرنی ہوگی اور کوئی عجب نہیں۔ کہ روس میں ہی ہمیں جانیں دینی پڑیں۔ روس کے متعلق جو

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں ہیں

وہ علاوہ ضرور پوری ہونگی۔ اور وہاں جلدی احمدیت پھیلیگی۔ میری

ایک رویا

ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کہیں سے تشریف لائے ہیں میں نے پوچھا آپ کہاں سے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں امریکہ سے آرہا ہوں اب بخارا جا رہا ہوں

امریکہ میں

خدا کے فضل سے سات سو کے قریب عیسائی مسلمان ہو چکے ہیں اور تین مسجدیں بن گئی ہیں۔ پھر ایک اور زیر تعمیر ہے۔ وہاں جو حبشی بستے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ انکو بھی قانوناً وہی حقوق حاصل ہوں جو سفید لوگوں کو حاصل ہیں اور انکا خیال ہے۔ کہ ہمیں مسلمان ہو جانا چاہیئے۔ چنانچہ انکی کانگریس کا جو اخبار ہے۔ اس نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ پوری مساوات ہمیں تبھی مل سکتی ہے جبکہ ہم مسلمان ہو جائیں اور بہت سے مسلمان ہو بھی چکے ہیں۔ اور ان پر احمدیت کا اثر ضرور ہو گا۔ کیونکہ وہ ملکوں سے گئے ہوئے ہیں جہاں احمدیت پھیل رہی ہے۔ مگر وہاں بھی ہمیں یہی دقت ہے کہ ان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ ہم مسلمان ہو کر سفید لوگوں کا مقابلہ کریں۔ جو حاکم ہیں۔ اگر وہ سمجھ لیں۔ کہ ایسا کرنے کے بغیر بھی حقوق مل سکتے ہیں۔ تو وہ اڑھائی کروڑ کے قریب لوگ ہیں۔ جو جلدی مسلمان ہو سکتے ہیں *

233

غرض بخارا کے متعلق مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رویا ہے۔ کہ

زار روس کا سونٹا

آپ کو دیا گیا۔ اور خوارزم بادشاہ کی کمان آپ کے ہاتھ میں آگئی۔ یہ پیشگوئیاں ضرور پوری ہونگی

ایک دفعہ میں لاہور سے روانہ ہوا تو پروفیسر سید عبد القادر صاحب ایم۔ اے۔ اور کچھ کالج کے لڑکے سٹیشن پر ملنے آئے۔ گفتگو کرتے ہوئے پروفیسر صاحب نے کہا۔ آپ کہتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کی فلاں فلاں پیشگوئیاں پوری ہو گئیں۔ کیا آئندہ کے متعلق بھی کوئی پیشگوئی ہے جو پوری ہو گی۔ اس وقت میں نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رویا ہے کہ زار روس کا سونٹا مجھے دیا گیا۔ اسکے مطابق زار کی حکومت احمدیوں کے ہاتھ آئے گی اور میں سمجھتا ہوں یہ اس رنگ میں ہوگا کہ بخارا جو روس کا حصہ ہے۔ اور اس میں مسلمان آباد ہیں وہ پہلے احمدیت کو قبول کرے گا۔ اور باقی ملک کے حصوں پر بھی قبضہ ہو جائے گا۔ اور چونکہ

روسی عیسائیت سے سخت متنفر

ہیں۔ گرجے گرا رہے ہیں اور پادریوں کو پکڑ رہے ہیں۔ گو ایک حصہ دل سے عیسائی ہے۔ مگر کثرت سے متنفر ہو رہے ہیں اور ان کا دل عیسائیت کے نقوش سے صاف ہو رہا ہے۔ اور وہ دہریت کی طرف جا رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے تھے۔ کہ جب دل کی تختی صاف ہو تو اسپر لکھنا آسان ہوتا ہے۔ پس ان لوگوں کے دل چونکہ پرانی روایات کے اثر سے صاف ہو رہے ہیں۔ اس لیئے اسلام کی تعلیم اینر آسانی سے لکھی جا سکتی ہے۔

بخارا کے علاوہ روس کی مغربی طرف سے احمدیت کو پھیلانے کے لیئے میں نے جرمنی میں مرکز قائم کیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ ان دونوں طرفوں سے روس میں تبلیغ اسلام کی جا سکتی ہے۔ مگر ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہماری جماعت کے لوگ ہر قسم کی قربانی کیلیئے کھڑے ہو جائیں۔ اگر ایک شخص مارا جائے تو دوسرا اسکی جگہ چلا جائے۔ اگر دوسرا مارا جائے تو تیسرا چلا جائے اور جب تک ایسی حالت رہے یہ سلسلہ ختم نہ ہو۔ جبتک قوم اس طرح قربانی کے لیئے تیار نہ ہو۔ اور

موت کا ڈر

اپنے دل سے نکال دے۔ اسوقت تک ترقی نہیں کر سکتی۔ یہ کیوں مسلمان ہر جگہ ذلیل ہو رہے ہیں۔ اسلیئے کہ وہ بزدل ہو گئے ہیں۔ خود کچھ نہیں کر سکتے۔ اور دوسروں کے آگے عاجزی کرتے پھرتے ہیں۔ مگر تم یاد رکھو۔ کہ کوئی قوم بہادری کے بغیر کچھ نہیں حاصل کر سکتی۔ کسی قوم کے لوگ تھوڑے ہوں مگر بہادر ہوں تو کروڑوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر کروڑوں ہوں۔ مگر بزدل ہوں تو کچھ نہیں کر سکتے۔

صحابہ کرام کے حالات

پڑھ کر حیرت ہی آتی ہے۔ ایکدفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردم شماری کرنے کا ارشاد فرمایا۔ مردم شماری ہوئی سارے مرد عورتیں بچے ملا کر سات سو مسلمان ہوئے۔ اس پر ایک صحابی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا۔ یا رسول اللہ اب تو ہم سات سو ہو گئے ہیں۔ کیا اب بھی ہم تباہ ہو سکتے ہیں۔ ذرا ان کی ہمتیں اور حوصلے دیکھو۔ سات سو کی تعداد جس میں عورتیں بچے بوڑھے سب شامل ہیں۔ اسپر کہتے ہیں۔ کہ اب ہمکو دنیا نہیں مٹا سکتی ہم ساری دنیا کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ مگر آج دیکھو

کروڑوں مسلمان

ہیں۔ کوئی چالیس کروڑ بتاتا ہے۔ اور کوئی ۶۰ کروڑ۔ ۴۰ کروڑ ہی مان لو۔ مگر کس طرح کانپ رہے اور سمجھ رہے ہیں۔ کہ ہم آج تباہ ہوئے یا کل۔ پس یاد رکھو کامیابی کثرت اور قلت تعداد پر نہیں ہوتی۔ بلکہ جرات اور دلیری بہادری اور جوانمردی پر ہوتی ہے۔ بہادر اور دلیر انسان اگر ایک بھی کھڑا ہو جائے۔ تو کچھ کا کچھ کر کے دکھا دیتا ہے۔ دیکھو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کے مقابلہ میں کھڑے ہوئے تو کیا آپ نے کثرت تعداد سے دشمنوں کو مغلوب کیا اور فتح حاصل کی تھی۔ ہرگز نہیں۔ پس یہ مت سمجھو۔ کہ

تعداد کی زیادتی

فتح کر سکتی ہے۔ اور یہ بھی مت خیال کرو۔ کہ تم تعداد میں تھوڑے ہو۔ جو چیز فتح کر سکتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور ہمارے ارادے اور حوصلے ہیں۔ ہم اگر اس نیت سے کھڑے ہونگے کہ اگر ساری دنیا بھی ہمارے مقابلہ پر آ جائے تو

ہم کامیاب ہوں گے

تو ضرور ہی خدا تعالیٰ ہمیں کامیاب کریگا۔ دیکھو جو لوگ جھوٹ کے لیئے کمر بستہ ہو کر کھڑے ہو جاتے ہیں وہ بھی کچھ نہ کچھ کر لیتے ہیں۔ مگر جو حق کے لیئے کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کو تو

خدا اور اسکے ملائکہ کی مدد

حاصل ہوتی ہے وہ کیوں کامیاب نہ ہوں۔ پس میں اس وقت احمدیہ سکول کے لڑکوں اور دوسرے کالجوں کے لڑکوں کو جو یہاں آئے ہوئے ہیں۔ کہتا ہوں۔ یہ مت سمجھو۔ کہ تم تھوڑے ہو۔ تعداد کی زیادتی کی اسقدر ضرورت نہیں جس قدر اس امر کی ضرورت ہے کہ ہر ایک چیز دین کے لیئے قربان کرنے کو کھڑے ہو جاؤ۔ جب یہ بات تم میں پیدا ہو جائیگی تو پھر تمہارے رستہ میں کوئی چیز روک نہیں ہو سکے گی۔

یہ وقت ہے کہ اسوقت تم اٹھ کھڑے ہو۔ دنیا پکار پکار کر تمھیں بلا رہی ہے۔ چاروں طرف گمراہی اور ظلمت پھیلی ہوئی ہے۔ اور لوگ چاہتے ہیں۔ کہ ان تک سچا دین

پہنچے۔ مگران میں

سچے دین کے پرکھنے کی طاقت

نہیں۔ اس طاقت کا پیدا کرنا تمھارا کام ہے۔ جب یہ طاقت ان میں پیدا ہو جائے گی تو وہ خود صداقت کو قبول کر لیں گے۔ ہاں صداقت کا پیش کرنا ضروری ہے، اسوقت تو ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ ہم جو کچھ پیش کرتے ہیں۔ وہ زہر آلود پانی ہے۔ اسلئے اسے وہ رد کرتے ہیں۔ تمھارا یہ کام ہے۔ کہ یہ ثابت کرو کہ یہ زہر آلود پانی نہیں بلکہ تریاق ہے۔ اور اسی کے ذریعہ روحانی اور مذہبی زندگی قائم رہ سکے گی۔ جب تم یہ ثابت کر دوگے تو لوگ خود بخود قبول کر لیں گے۔

پس میں پھر اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ہم اس علاقہ کو خالی نہیں چھوڑ سکتے۔ جہاں سے میاں محمد امین آئے ہیں۔ اور یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ہم ان سے قصے سن لیں۔ اور خاموش ہو کر بیٹھے رہیں میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں۔ جو کوئی کام شروع کر کے چھوڑ دیتے ہیں۔ بلکہ میں تو جس کام کو شروع کرتا ہوں اسکو جاری رکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور کامیابی حاصل کرنے کا یہی طریق ہے۔ کہ کام شروع کر کے پھر چھوڑا نہ جائے۔ پس وہاں

تبلیغی وفد

جانا ضروری ہے۔ ایک شخص تو میں نے تجویز کر لیا ہے جسکا میں نام نہیں ظاہر کر سکتا۔ کیونکہ ہمارے لیئے کئی قسم کی مشکلات ہیں۔ ممکن ہے اسکو بھی اسی طرح جانا پڑے جسطرح محمد امین صاحب گئے تھے۔ مگر اب

ایک سے زیادہ

آدمیوں کو بھیجنے کی ضرورت ہے۔ بعض تبلیغ کا کام کریں اور بعض خطوط لا کر ایران میں ڈالنے کے کام پر ہوں تاکہ ہمیں اطلاع ملتی رہے۔ ایران تک کا سفر لمبا بھی ہے اور خطرناک بھی ...اسلئے ممکن ہے۔ کہ سال بھر میں ایک ہی ایک آدھ خط ہی لا سکے۔ اسوجہ سے کم از کم ایسے چار آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اسی طرح کئی ایسے آدمی چاہیئیں۔ جو مختلف مرکزوں میں بیٹھ کر کام شروع کریں پس اسی لیئے میں نے پہلے بھی تحریک کی تھی اور اب پھر کرتا ہوں۔ کہ جنکو خدا تعالیٰ توفیق دے وہ اپنے آپ کو اس کام کے لیئے آمادہ رکھیں۔ اور اپنے نام دفتر تالیف و اشاعت میں دیدیں۔ انمیں سے جو مناسب ہوں گے۔ انکو میں اطلاع دیدونگا پھر جیسی مصلحت ہوئی ظاہر یا پوشیدہ انکو روانہ کر دیا جائے گا۔ اس موقع پر میں یہ بھی تحریک کرتا ہوں کہ

میاں محمد امین خاں کا سفرنامہ

ایسا دلچسپ ہے۔ کہ اگر غور کیا جائے۔ تو بہت سے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ ایک تو بعد میں جانے والوں کو ان مشکلات کا علم اور ان کے حل کرنے کا طریق معلوم ہو سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ سادہ الفاظ میں سفر نامہ لکھوا کر چھپوا دیا جائے۔ یوں بھی سفر نامے قصہ کے طور پر ہوتے ہیں۔ مگران کا سفر تو بہت دلچسپ ہو گیا ہے۔ کیونکہ یہ بغیر خرچ کے گھر سے چلے کہیں بھوکے رہے کہیں پیاسے۔ کہیں جیل میں رہے کہیں گھروں میں۔ اسلئے ارادہ ہے۔ کہ انکا سفر نامہ چھپوا دیا جائے۔ اور بچوں کو پڑھایا جائے۔ تاکہ بچوں کے دلوں سے مشکلات اور تکالیف کا رعب مٹ جائے۔ یورپ کے متعلق میں نے پڑھا ہے کہ وہاں ابن بطوطہ اور رابن سن کروسو کے قصوں نے جسطرح ان لوگوں کی ترقی میں مدد دی ہے اور کسی کتاب نے نہیں دی۔ ان کے قصے لڑکوں کو پڑھائے جاتے ہیں۔ اور جب وہ دیکھتے ہیں۔ کہ انھوں نے مشکلات میں اسطرح مقابلہ کیا۔ یہ حالات پیش آئے۔ اسطرح کامیابی حاصل ہوئی۔ تو ان کے دل میں بھی شوق پیدا ہوتا ہے کہ ہم بھی باہر جائیں۔ اور کامیابی حاصل کریں مشکلات پر غالب آئیں۔ مگر ہمارے ملک میں دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی افریقہ بھی جاتا ہے تو ماتم پڑ جاتا ہے حالانکہ یورپ والے لڑائی پر بھی جاتے ہیں تو کوئی پروا نہیں کی جاتی۔ تو سفری قصوں سے ایک تو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ باہر جا کر

سیر کرنے کا شوق

پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ

مشکلات سے آگاہی

ہوتی ہے اور ان پر غالب آنے کے طریق معلوم ہوتے ہیں کہتے ہیں۔ کوئی بے وقوف بادشاہ تھا۔ اس نے خیال کیا فوجوں پر خواہ مخواہ اتنا روپیہ صرف ہوتا ہے۔ ان کے رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے بجائے قصائیوں سے لڑائی کے وقت کام لینا چاہیئے۔ یہ خیال کر کے اسنے فوجوں کو موقوف کر دیا۔ یہ معلوم کر کے غنیم نے حملہ کر دیا۔ مقابلہ کے لیئے قصائیوں کو بھیجا گیا۔ مگر وہ جلدی ہی بھاگ آئے۔ پوچھا کیوں بھاگے تو کہنے لگے۔ کہ وہ تو رگ دیکھتے ہیں نہ پٹھا۔ بے تحاشا مارتے جاتے ہیں۔

یہ ہے تو قصہ مگر جسطرح اور قصوں کی ایک غرض ہوتی ہے اسی طرح اسکی بھی یہ غرض ہے کہ جو لوگ کسی کام کا تجربہ نہیں رکھتے۔ وہ وقت پر کچھ نہیں کر سکتے۔ پس مشکلات کے متعلق تجربہ ہمیں بتاتا ہے کہ کیا کرنا چاہیئے۔ سفر ناموں کے مطالعہ سے یہ بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے اور ایک حد تک مشکلات کا علم ہو جاتا ہے جو تجربہ کی ایک شاخ ہے تیسرے یہ کہ جو دقتیں پیش آتی ہوں انکا حل معلوم ہو جاتا ہے۔ گو نئی مشکلات بھی پیش آ سکتی ہیں۔ اور آتی ہیں۔ مگر انکو بھی اسطرح دور کیا جا سکتا ہے جسطرح اوروں کو۔

پس میرا منشاء ہے۔ کہ ان کا سفرنامہ لکھوایا جائے اور بچوں کو پڑھایا جائے تاکہ یہ ڈر اور ہیبت جو ملک سے باہر جانیکے متعلق دلوں میں ہے بچوں کے دلوں سے نکال دی جائے۔

میں

دعاء

کرتا ہوں۔ کہ میاں محمد امین صاحب کو خدا تعالیٰ اور خدمت دین کرنے کی توفیق دے۔ اور اگر قادیان سے دور رہنے کی وجہ سے انکے دل پر کچھ زنگ لگ گیا ہو تو اسے دور کر دے۔ انکی ایمانی ترقی کے سامان کرے۔ نیز یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ ہماری نسلیں تبلیغ کیلئے نکلیں اور ان کے دل سے ہر قسم کا ڈر اور خوف اور خطرہ نکل جائے۔ اور خدا تعالیٰ انہیں کامیابی و نصرت اور فتح دے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ کیلئے چند ہدایات

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

(۱۸ر نومبر ۱۹۲۳ء)

اگرچہ حلق کی تکلیف اور نزلہ کی زیادتی کیوجہ سے میں کوئی خاص تقریر نہیں کرسکتا۔ تاہم چونکہ جلسہ کے دن قریب آگئے ہیں۔ اسلئے باوجود تکلیف کے میں خود ہی خطبہ پڑھنا مناسب سمجھتا ہوں۔

پہلی ہدایت

پہلی ہدایت جس کے بغیر کوئی مدعا اور مقصد پورا نہیں ہوسکتا۔ یہ ہے۔ کہ اس جلسہ کی غایت اور غرض کو مدنظر رکھا جائے۔ جب تک کسی کام کی غرض اور غایت معلوم نہ ہو۔ تب تک اس کام کے لئے انسان پوری کوشش نہیں کرسکتا اسلئے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے کاموں کا حرج کرکے بھی جلسہ میں شامل ہوں۔

بیرونی احباب توجہ کریں

چونکہ خطبہ تمام قومی ضروریات کے مطابق ہوتا ہے۔ اور وہ چھپ کر باقی دوستوں تک بھی پہنچتا ہے۔ اس لئے میں خطبہ ہی کے ذریعہ قادیان سے باہر کے دوستوں کو بھی خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ جلسہ میں شامل ہونے کے لئے ہمت اور کوشش کریں۔ اور اپنے کاموں کا حرج کرکے بھی آئیں۔ نہ صرف خود آئیں۔ بلکہ اپنے زیر اثر لوگوں کو بھی یہاں لانے کے لئے ابھی سے کوشش کریں۔ بہت سے لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ جس طرح ہم احمدی ہیں۔ اسی طرح ہمارے زیر اثر دوست بھی ہیں۔ اُن کو چلتے وقت اپنے ساتھ لے لینگے۔ اور وہ فوراً چل پڑینگے حالانکہ وہ لوگ جو ابھی سلسلہ میں داخل نہیں ہوئے جن کے دلوں میں ابھی سلسلہ کی عظمت نہیں۔ ان کو چلتے وقت کہنا۔ کہ چلیئے۔ حالانکہ وہ کئی کام پہلے سے مقرر کرچکے ہوتے ہیں۔ ایک ناممکن بات کا مطالبہ کرنا ہے۔ اسوقت اُن کو ساتھ چلنے کے لئے کہنا۔ کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ وہ لوگ کہ جن کو انہیں دنوں میں تعطیلیں ہوتی ہیں۔ اور فراغت ہوتی ہے۔ وہ تو دو دو ماہ پہلے اپنے کاموں کی تجویز کرلیتے ہیں۔ کوئی کسی شادی کا فیصلہ کرلیتا ہے۔ کوئی دوستوں کی ملاقات کا فیصلہ کرلیتا ہے۔ کوئی اور کسی گھر کے کام کا فیصلہ کرلیتا ہے۔ اُسوقت اُن سے یہ چاہنا۔ کہ وہ اپنے پہلے فیصلے کو منسوخ کردیں۔ ایک ناممکن بات کی خواہش کرنا ہے۔

شمولیت جلسہ کیلئے پُرزور تحریک کی ضرورت

پس پیشتر اس کے کہ وہ کسی اور شغلہ کا فیصلہ کرلیں۔ ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ اپنے دوستوں میں جلسہ میں شمولیت کے لئے تحریک کریں۔ کیونکہ جب وہ کسی امر کا فیصلہ کرچکیں۔ تو پھر فیصلہ کو منسوخ کرنا۔ بہت مشکل کام ہوتا ہے۔ پس پہلے تو میں اُن لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ جن کے ایسے لوگوں سے تعلقات ہیں۔ جو صداقت پسند اور حق جو ہیں تحریک شروع کردیں۔ بہت سے لوگ ہیں۔ جو حجاب کی وجہ سے ہمارے سلسلہ سے پیچھے ہٹے ہوئے ہیں۔ اُن کے لئے یہی دن حجاب کے دور ہونے کا ذریعہ ہیں۔ کیونکہ جب ایک رو پیدا ہوجاتی ہے۔ تو ان کو دیکھ کر اور لوگوں میں بھی وہ رو جاری ہوجاتی ہے۔ جب وہ چاروں طرف سے لوگوں کو آتے ہوئے دیکھیں گے۔ تو ان کے اندر بھی خواہش پیدا ہوگی۔ عام طور پر لوگوں کا ایک جگہ پر جانا بھی ایک دلچسپی پیدا کردیتا ہے انسان کی یہ عادت ہے۔ کہ جس کام کو بہت سے لوگوں کو کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔ اس کے دل میں بھی اس کیلئے ایک شوق پیدا ہوجاتا ہے۔ چونکہ سینکڑوں ہزاروں لوگ چاروں طرف سے ان دنوں میں آرہے ہوتے ہیں اس لئے ان کو جو دیکھتے ہیں ان کے دل میں بھی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ پھر جلسہ کا ایک خاص طور پر اثر ہوتا ہے۔ دیکھو آریہ سماج کے مندروں میں کوئی غیر قوم کا شخص نہیں جاتا۔ لیکن ان کے جلسہ پر بہت سے مذاہب کے لوگ جمع ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ انسان کی طبیعت عجوبہ پسند بھی ہے۔ اسی طرح یہاں بھی جلسہ کے دنوں میں لوگ خیال کرتے ہیں۔ معلوم نہیں وہاں کیا ہوتا ہے۔ چلو چلکر دیکھیں تو سہی کہ وہاں کیا ہوتا ہے۔ پھر عام طور پر لوگ یہ بھی نہیں پسند کرتے کہ وہ اکیلے یہاں آئیں۔ ان کے دلوں میں حجاب ہوتا ہے۔ کہ اگر کسی نے پوچھا تو کیا کہیں گے۔ لیکن جب جلسہ کے دن ہوں۔ اور لوگ ان دنوں میں کثرت سے آرہے ہیں۔ تو ان کو کسی قسم کا حجاب نہیں ہوتا کیونکہ وہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جس طرح اور لوگ جلسہ دیکھنے کے لئے جارہے ہیں۔ اس طرح ہم بھی جارہے ہیں جلسہ دیکھنے میں تو کوئی ہرج نہیں آخر ہم اور جلسے بھی تو دیکھتے ہیں۔

جلسہ ہماری تبلیغ کے لئے مفید ذریعہ ہے

درحقیقت ہمارے کام کی وسعت چاہتی ہے کہ ہماری عام ہمدردی ہو۔ اور عام لوگوں کی طرف ہماری توجہ ہو۔ کیونکہ یہ ہماری تبلیغ کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔ اس لئے میں تو کہتا ہوں۔ اگر کوئی دشمن سے دشمن بھی قادیان میں آئے اور دشمن ہی چلا جائے۔ تب بھی ہماری ہی فتح ہوگی۔ کیونکہ سلسلہ کی کچھ نہ کچھ عظمت اس کے دل میں ضرور پیدا ہوجائیگی۔ اور بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ باہر ایک مولوی نے ہماری مخالفت میں ہمارے سلسلہ کے متعلق جب غلط بیانیاں کی۔ تو ایک غیر احمدی نے جو عقائد کے لحاظ سے ہمارا مخالف تھا مگر کسی موقع پر یہاں آیا تھا۔ اُس مولوی کی تردید کردی۔ اور کہا کہ نہیں میں خود قادیان گیا ہوں۔ یہ لوگ بڑے دیندار ہیں۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ میں احمدی نہیں ہوں مگر وہ باتیں ان میں نہیں پائی جاتیں۔ جو ان کیطرف منسوب کی جاتی ہیں۔ ایسے آدمی کی گواہی عوام پر

بہت اچھا اثر کرتی ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ مخالف کی شہادت ہے۔ پس چاہیئے ایسے لوگ خواہ دشمن ہی رہیں۔ لیکن وہ بہتوں کو ہمارا دوست بنانے کا باعث ہو جاتے ہیں۔ اور دشمن ہونے کی وجہ سے ہماری صداقت کے زیادہ عمدہ گواہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ باوجود دشمن ہونے کے پھر ہماری خوبی کا اقرار کرتے ہیں۔ تو قادیان میں لوگوں کا لانا بہت مفید امر ہے۔ اور قادیان میں دوسرے لوگوں کو لانے کے لئے جلسہ کے دنوں سے زیادہ بہتر اور کوئی موقع نہیں ہے۔ پس تمام دوست جقدر بھی زیادہ سے زیادہ لوگ اپنے ساتھ لا سکیں۔ وہ ضرور ان دنوں میں لائیں۔ اور یہاں لانے کے لئے ابھی سے تحریک شروع کر دیں ؂

کارکنان جلسہ کیلئے خاص توجہ و تیاری کی ضرورت

پھر یہاں کے کارکنوں کو خاص توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جب بیرونی دوست اپنے ساتھ دوسرے لوگوں کو بھی لائیں گے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ یہاں زیادہ آدمی آئیں اور کام بھی زیادہ ہوگا۔ اس لئے وہ بھی ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے افسر بہت ہوشیار ہیں۔ اور اس بات کو سمجھتے ہیں۔ کہ سامان یکدم جمع نہیں ہوا کرتے۔ اس لئے وہ بہت مدت پہلے سامان جمع کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک ابھی ان کے اندر یہ احساس نہیں پیدا ہوا۔ کہ جس طرح سامان کا پہلے سے جمع کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح کام کرنے والے آدمیوں کا بھی پہلے جمع کرنا اور ان کو کام کے لئے تیار کرنا اور پہلے سے ہی کام سکھانا ضروری ہے۔ دیکھو گورنمنٹ کتنے سپاہی تیار رکھتی ہے۔ اور کس قدر اخراجات ان کے لئے برداشت کرتی ہے۔ کیا ان پر فضول خرچ کرتی ہے۔ نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ وقت پر کام آ سکیں۔ کیونکہ کوئی کام کرنے والا اپنے فرض منصبی کو عمدگی سے ادا نہیں کر سکتا۔ جب تک اُس کو پہلے سے اس کام کے کرنے کی مشق نہ ہو۔ ایک مثال ہے۔ کہ ایک بیوقوف بادشاہ نے اپنی کثیر فوج کو یہ سمجھ کر کہ اتنی فوج رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ برطرف کر دیا۔ اور اس کی بجائے قصابوں کے ایک ایک دو دو روپے مقرر کر دیئے کہ یہ تو چھری چلانا جانتے ہیں۔ جب ضرورت پڑیگی ان سے یہ کام لے لیا جائے گا۔ جب اس کی اس بے وقوفی کا پاس والی حکومت کو پتا لگا۔ تو اس نے چڑھائی کر دی۔ ادھر بادشاہ نے تمام قصاب لڑنے کے لئے بھیج دیئے۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد وہ سب دوڑے دوڑے آئے۔ اور کہنے لگے حضور وہ تو نہ رگ دیکھتے ہیں نہ پٹھا۔ بے تحاشا مارے جاتے ہیں۔ ہم تین چار مل کر ایک آدمی کو پکڑیں۔ اور لٹا کر۔ اس کے گلے پر چھری پھیریں۔ مگر اتنی دیر میں وہ ان کے کئی آدمی مار دیں۔ یہ ایک مثل ہے۔ اور مثل ایسی ہی بنائی جاتی ہے جو انتہائی درجہ کو ظاہر کرے۔ پس مثال ہمیشہ اپنے آخری نتیجہ کو ظاہر کیا کرتی ہے۔ ایسا نہیں تو انہیں بھی کوئی شبہ نہیں کہ ایسے واقعات ضرور ہوتے رہتے ہیں۔ اور ہر روز ہوتے ہیں۔ پس انسان کو جس کام کو کرنے کی مشق نہ ہو۔ وہ خواہ کتنا ہی معمولی ہو۔ اسے نہیں کر سکتا میرا اپنا ہی واقعہ ہے۔ کہ مکان بن رہا تھا۔ اور مستری لکڑی گھڑ رہے تھے۔ میری چھوٹی عمر تھی۔ میں نے جوان کو لکڑی پر تیشہ مارتے دیکھا۔ تو سمجھا کہ آسان کام ہے۔ اور میرے دل میں بھی اس کے کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ جب وہ آدمی کہیں گیا۔ تو میں نے تیشہ چلانا چاہا۔ ابھی پہلا ہی تیشہ مارا تھا۔ کہ اس سے میری انگلی زخمی ہو گئی۔ اسی طرح ایک دفعہ کوئی مزدور کام کر رہا تھا۔ اُسے دیکھ کر میں پیچھے پڑ گیا۔ کہ مجھے کہی دو۔ میں بھی چلاؤنگا کیونکہ میں سمجھتا تھا۔ کہ یہ کونسی مشکل بات ہے لیکن جب کہی مارنے لگا۔ تو وہ میرے پاؤں پر لگی ؂

کام کرنے سے آتا ہے

تو ہمیشہ کام کرنے سے آتے ہیں۔ میں نے بارہا سمجھایا ہے۔ کہ جن لوگوں سے کام لینا ہوتا ہے۔ اُن سے مصنوعی طور پر دو دو ماہ پہلے وہ کام کرائے جائیں دیکھو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کس قدر مشق کرانے کا شوق تھا۔ آپ کو یہاں تک خیال تھا۔ کہ آپ مسجد میں جنگی مشقیں کرایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ مسجد میں حبشیوں سے گتکا کھلایا۔ اس حدیث کا ترجمہ کرنے والے بعض مولویوں نے اس کو تماشا لکھا ہے۔ اور گتکے کو تماشہ میں شامل کر کے نبی کریمؐ کو تماشا دیکھنے والا اور اپنی بیوی کو دکھانے والا قرار دیا ہے لیکن یہ وہ تماشا ہے۔ کہ جس کے بغیر کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ جو قوم یہ تماشہ نہیں جانتی۔ دنیا اس کا تماشا دیکھتی ہے۔ اور جس طرح قلندروں کے ہاتھ میں بندر ہوتے ہیں۔ جو ناچتے ہیں۔ اسی طرح وہ دوسری قوموں کے قبضہ میں ہوتی ہے۔ جو اس کو نچاتی ہیں۔ پس گو ایسے کام دیکھنے میں تماشہ ہی معلوم ہوں لیکن درحقیقت یہ مشقیں ہوتی ہیں۔ میں نے بارہا ایسی مشقوں کے لئے توجہ دلائی ہے۔ لیکن میں نے دیکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ بھی اس طرف توجہ نہیں کی گئی۔ اب پھر میں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جن لوگوں سے کام کرایا جائے گا۔ وہ ابھی سے اپنے آپ کو پیش کر کے ان کاموں کی کہ جن پر انہیں لگایا جائیگا مشق کریں۔ اور ایسی مشقوں کو خلاف وقار نہ سمجھیں۔ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے انسان نے اس قسم کے کام کئے۔ تو ہمارا کیا ہرج ہے۔ اور جو کام آئندہ کرنا ہوتا ہے۔ اُس کی مشق تماشا نہیں کہلاتی۔ وہ درحقیقت ایک قسم کی تیاری ہوتی ہے ؂

مشقیں قومی زندگی کے آثار ہیں

پس کام کے لئے قبل از وقت مشق کرنی نہایت ضروری ہے۔ مثلاً ایک بڑی جماعت سے بہت سے بوجھوں کے اٹھوانے کی مشق کرائی جائے۔ اور ایسے کام جن کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ان کی مشق کرائی جائے۔ دیکھو آگ بجھانے والوں سے آگ بجھانے کی اس طرح مشق کرائی جاتی ہے کہ

مصنوعی مکان بنائے جاتے ہیں اور ان میں سامان رکھے جاتے ہیں پھر ان کو آگ لگا دی جاتی ہے جسکو انھوں نے بجھانا ہوتا ہے اور مال کو بچانا ہوتا ہے اسطرح اگر ان کو مشق نہ کرائی جاوے تو وقت پر وہ گھبرا جائیں اور دیکھتے رہ جائیں۔ پس ایسی مشقتیں قومی زندگی کے آثار ہوتی ہیں جو شخص اپنے کاموں کو خلاف وقار سمجھتا ہے وہ کوتہ اندیش ہے۔

پھر میں کارکنوں کو ایک یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ انسان خود اپنی عقل سے اپنے کام کو پورے طور پر نہیں سمجھتا اگر اپنی عقل سے سمجھنے لگے تو بیسیوں باتیں اس سے رہ جائینگی اسلیئے یہاں کے کارکن دوست ابھی سے بیرونی دوستوں کی طرف چٹھیاں لکھ کر ان سے پوچھیں کہ ان کو رستہ میں اور یہاں کیا کیا مشکلات پیش آتی ہیں اور انکو دور کرنے کا کیا ذریعہ ہے اور کیا تدابیر ہیں گویا مشکلات بھی ان سے پوچھیں اور ان کے دور کرنے کی تجاویز بھی ان سے دریافت کریں یہ تمام کام ایسے ہیں جنکے لیئے ابھی سے تیاری کی ضرورت ہے اسکے ساتھ ہی میں یہ بھی کہونگا کہ افسر بھی انتظام نہیں کر سکتے جبتک کہ دوسرے لوگ ابھی سے اپنے آپکو خدمت کیلئے پیش نہ کریں۔ اسلیئے جو لوگ اپنے آپکو جلسہ میں کام کرنے کے لیئے پیش کر سکتے ہیں۔ وہ ابھی سے پیش کر دیں جو پیش کر سکتے ہیں۔ اس سے میری مراد یہ نہیں ہے کہ بعض نہ پیش کریں تو حرج نہیں۔ بلکہ اس سے مراد وہ تاجر ہیں۔ جو جلسہ پر اپنی دوکان لگا کر سال بھر کا خرچ پیدا کرتے ہیں۔ پس سوائے تاجروں کے باقی تمام اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں۔ کارکن افسروں کو چاہیئے کہ ابھی سے کام کرنے والوں کے جتھے بنا کر ان کو کام کرنا سکھائیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر اسیطرح دوست کام کرینگے تو پہلے سے بہت زیادہ اپنے کام میں کامیاب ہوں گے +

اطلاع۔ احمدی ووٹران یونیورسٹی پنجاب کو اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے ووٹ خلیفہ شجاع الدین صاحب کے حق میں دیں۔ انچارج صیغہ انتخاب قادیان

افریقہ کے جنگلوں میں ظاہری اسباب کے بغیر اشاعت اسلام

سرفروشوں کی ضرورت

ذیل میں ایک خط درج کیا جاتا ہے جو افریقہ کے ایک علاقہ سے ایک احمدی بھائی نے حال میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ بغیر ظاہری سامانوں کے لوگوں کو اسلام کی طرف کھینچ کر لا رہا ہے ایسی حالت میں اگر کوئی جان فروش مبلغ اس علاقہ میں پہنچ جائے۔ اور اپنی زندگی کو خدمت دین کے لیئے وقف کر کے ان لوگوں میں تعلیم اسلام دینے لگ جائے تو انشاء اللہ بہت تھوڑے عرصہ میں کثیر التعداد لوگ اسلام کے جھنڈے کے نیچے آ سکتے۔ اور اطمینان قلب حاصل کر سکتے ہیں۔ جن صاحب کا یہ خط ہے وہ اس علاقہ میں سرکاری ملازم ہیں۔ اور اگرچہ ان کے دل میں تبلیغ کا جوش ہے۔ مگر ان کے لیئے مشکلات بھی ہیں۔ اسلیئے ضرورت ہے کہ ایسے سرفروش وہاں صرف تبلیغ کے لیئے جائیں۔ ہاں اپنی ضروریات کے لیئے تھوڑا بہت آزادانہ کاروبار بھی کریں۔ - ایڈیٹر -

باوجودیکہ دشمنان اسلام سرتاپا اسلام کو نیست و نابود کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت وطاقت اور اسکے ملائکہ بغیر کسی ظاہری سامانوں کے لوگوں کے دلوں میں اسلام کی روح پھونک رہے ہیں۔ ہر جگہ سنتا ہوں کہ افریقن لوگ ختنہ کرا رہے ہیں یعنی مسلمان ہو رہے ہیں کیونکہ ادھر مسلمان ہونے کا یہی نشان ہے۔ اس سٹیشن پر چند ماہ پہلے دو آدمی مسلمان ہوئے تھے پانچ دن گذرے ہیں کہ دو اور آدمیوں نے ختنہ کرایا ہے دو آدمی انشاء اللہ کل ختنہ کرائیں گے۔ میں صرف ان سے محبت رکھتا ہوں۔ جو کہ ان کے واسطے اسلام کی محبت پیدا کرے۔ کچھ مالی خدمت بھی کرتا ہوں۔ مگر کوئی شخص ان کے واسطے مبلغ نہیں ہے۔ ہاں ملائکہ ہیں۔ یہاں سے قریبًا سو کوس کے فاصلہ پر ایک دیسی سلطان ہے۔ اس نے ختنہ کرایا ہے۔ اسکی دیکھا دیکھی اب اس کے ماتحت تمام گاؤں کے لوگ ختنہ کرا رہے ہیں۔ یہ لوگ اہل ہنود کے مذہب کو قطعًا سننا بھی نہیں چاہتے۔ مُردہ کا جلانا اور پتھر کی تصویروں کو خدا سمجھ کر عبادت کرنا سخت بُرا سمجھتے ہیں۔ عاجز چاہتا ہے کہ ان سبکو معہ اُن کے جو یہاں آباد ہیں جاکر تبلیغ اسلام کروں۔ دل چاہتا ہے کہ شہروں میں جاکر للکار کر اسلام کی تبلیغ کروں۔ مگر ہندوستانی مسلمان بھائی اہل عرب و اہل ہنود ہر نامناسب تجاویز کو عمل میں لاکر میرے لیئے مشکلات پیدا کریں گے۔ جو لوگ عیسائی ہوگئے تھے وہ مسلمان ہو رہے ہیں۔ ایک پادری نے سات سال میں جان توڑ کوشش سے قریبًا تیس عیسائی بنائے تھے جو اُسکے چلے جانے کے بعد تین رہ گئے

مکتوب امام

تکمیل وصیت کی ضرورت

بعض لوگ وصیت کر کے اسکو تکمیل کرنیکی ضرورت نہیں سمجھتے ایسے اصحاب کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا حسب ذیل مکتوب توجہ سے ملاحظہ کرنا چاہیئے جو حضور نے ایک صاحب کو لکھ کر دیا۔

جب تک وصیت کی تکمیل نہ ہو جاوے نعش دفن کرنے کا قاعدہ نہیں۔ جس شخص کے رشتہ دار غیر احمدی ہوں اسکی جائداد اسکی ملکیت کے لحاظ سے کسی اور کی ہے اسکی وصیت کا کیا مطلب ہوا۔ بہشتی مقبرہ کی غرض تو یہی ہے کہ اس میں ان لوگوں کو دفن کیا جائے جو اپنی عمل سے ثابت کر دیں کہ وہ بڑے مخلص ہیں اور دین کے لیئے سب کچھ قربان کر رہے ہیں اب جو شخص ایسا مال دیتا ہے جو وہ خود نہیں لے سکتی یہ کونسی قربانی ہے اگر مختار اسطرح نالش کیا کرے تو سارا وصیت کا روپیہ مقدمات پر خرچ ہو جاوے۔ پس میں نے فیصلہ کر دیا ہوا ہے کہ انہی کی وصیت تسلیم کی جاوے جو کہ اپنی جائداد پر قبضہ کروا دے یا اسکی جائداد کا ملنا یقینی ہو +

جامع نعمانی

یوں تو احمدیہ سلسلہ کی تصنیف کا ایک اعلیٰ پیمانہ کا ذخیرہ موجود ہے اور دن بدن ترقی پر ہے لیکن یہ کتاب بھی جس کا نام جامع نعمانی ہے عجیب و غریب اور ہر ایک خواندہ نا خواندہ کے کارآمد ہے۔ اس کتاب میں میں نے حضرت مسیح موعود حکم و عدل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ اقوال و ارشادات و اعمال جمع کئے ہیں جو اپنے کانوں سے سُنے اور اپنی آنکھوں سے آپ کو کرتے ہوئے دیکھا اور یا کسی نے آپ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا اور آپ نے جواب دیا یا کسی نے خط کے ذریعہ سے کوئی مسئلہ پوچھا اور آپ نے یا تو مجھے فرمایا کہ یہ لکھدو یا آپ نے اپنے دست مبارک سے خط کی پشت پر لکھدیا کہ یہ لکھ کر بھیجدو۔ یا کسی کے کسی فعل پر آپ نے فرمایا کہ ایسا نہیں چاہیئے یا درست فرمایا۔ یا آپ نے اس میں اصلاح فرمائی۔ غرض کہ اس کتاب جامع نعمانی میں ہر قسم کے مسائل ابتداء وحی و الہام سے آخر تک جیسے معانی کلمہ طیبہ اور نماز روزہ حج و زکوٰۃ و معاشرت و تقدیر و تدبیر۔ حقیقت معراج و نماز جمعہ و تعداد رکعت و تہجد و وتر و دعا و طریق دعا و دوسرا چلنا پھرنا۔ بیٹھنا اٹھنا و آداب و اخلاق بزرگوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت و مہربانی۔ یتامیٰ و مساکین سے سلوک و والدین کی خدمت و مسئلہ وحدت الوجود و وحدت الشہود کی حقیقت۔ غیر مسلم سے ہمدردی۔ اپنے اہل و عیال کے ساتھ برتاؤ۔ اور لباس و خوراک و خورونوش اور مہمان کا اکرام۔ حج کی حقیقت تقویٰ۔ بعض آیات کی تفسیر اور بعض احادیث کی شرح اور صحابہ کی شان اور خود اپنے اصحاب کی شان۔ اور میرے نام خطوط اور بادشاہوں امراء اور راجوں کے نام خطوط وغیرہ۔ میں امام بخاری کی طرح حدثنا و اخبرنا نہیں کہتا بلکہ سمعنا و رئینا کہتا ہوں جو صاحب اسکو خریدنا چاہیں وہ اپنا نام میرے پاس بھیجدیں ان کو نام آنے پر انشاء اللہ بہت جلد یہ کتاب مبارک چھپ جائیگی۔ ہر گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے حجم ۲۰۰ صفحہ قیمت عہ

ابو النعمان محمد سراج الحق جمالی نعمانی قادیان

دار الامن و الامان۔ احباب شوقین جلد نام بھیجیں؟

ناطہ کی درخواست

ہمیں دو لڑکیوں کے لیئے جو برسر روزگار ہیں رشتوں کی ضرورت ہے۔ آمدنی معقول کے علاوہ صاحب جائداد ہیں۔ لڑکیاں تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ ہوں۔ مغل۔ شیخ۔ پٹھان کی قوموں کو ترجیح دی جاوے گی۔

زیادہ حالات بذریعہ خط و کتابت دریافت کریں۔ والسلام

المشتہران۔ شیخ رحیم بخش الٰہی بخش بک سیلرز اینڈ پبلشرز احمدی۔ گجرات پنجاب

غازی محمود دھرم پال

صاحب بی۔ اے کی مصنفہ کتب کے پڑھنے سے آپکو ہندو مذہب کی اندرونی تصویر پورے طور سے نظر آجائیگی۔ ہندو مذہب کے مقابلہ کے لیئے مکمل مناظر بننا چاہتے ہیں تو آج ہی مندرجہ ذیل کتب کیلئے منی آرڈر ارسال فرمایئے کفر توڑ رجسٹرڈ ۸ رت تکن رجسٹرڈ ۸ر سر توڑ رجسٹرڈ ۸ر چڑیا ر یجر وید کا اردو ترجمہ عے بیسویں صدی کا مہارشی ۸ر مصنفہ میر قاسم علی صاحب۔ کفر توڑ مصنفہ حسین میر ۴ر

المشتہر منیجر کفر توڑ بک ایجنسی بھاٹی دروازہ لاہور

آریوں کے خلاف زبردست کتابیں

تصدیق براہین احمدیہ ہر دو حصہ عہ نور الدین عہ آریہ مذہب کی حقیقت عہ تفسیر نور عہ نسیم دعوت ۸ر تربت شکن ۸ر شبین گن ۲ر عظمت القرآن ۱ر ایک روپیہ کے ۲۱۔ صاعقہ ذو الجلال ہر دو حصہ ۶ر رشی نہر کلنگ اوتار ۸ر کرشن لیلا ۸ر رسالہ نیوگ مصنفہ ماسٹر عبد الرحمٰن ۲ر تعلیم الاسلام معہ ضمیمہ ۱۲ر ضرورت زمانہ عہ قدامت روح و مادہ ۴ر گوشت خوری ۳ر سرمہ چشم آریہ ۱۲ر کسر صلیب ۴ر پتہ نصیر شاپ قادیان۔ نوٹ تار مہدی۔ جہازی مہدی۔ نکھیاں کون لٹائے۔ صدقہ جاواں وغیرہ تیار ہو رہی ہیں

سستی اینٹ مکان کیلئے خرید لو

احمدیہ سٹور نے مکان بنانے کے لیئے سستی اینٹ مہیا کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اسوقت للعہ فی ہزار پر اینٹ فروخت ہو رہی ہے جو صاحب ہماری معرفت سودا کریں اُنکو جنوری ۱۹۲۴ء میں انشاء اللہ اینٹ ۱۵ عہ فی ہزار درجہ اول جس میں ۱۰ فیصدی معمول کے موافق درجہ دوم ہوگی۔ بھٹہ پر دی جائیں گی۔ جو صاحب خریدنا چاہیں وہ خاکسار کو اطلاع دیں یہ اینٹ قادیان میں اس وقت سب سے بڑا ہے یعنی ½۹ × ¾۴ × ½۳ قیمت پیشگی ناظر بیت المال کے پاس جمع کرادیں۔ اینٹ شمار ہونے کے بعد وصول کر لی جائے گی +

خاکسار یعقوب علی مینجنگ ڈائرکٹر سٹور

احمدیہ۔ قادیان

بیسویں صدی کی بہترین ایجاد

شفاء بخار۔ جو ہر قسم کے بخار کو خدا کے فضل سے دو دن میں کھو دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ

شفاخانہ محمدی علیگڈھ

فائدہ کی بات

حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا حکیم نور الدین صاحب کے ہر بیماری کے مجرب نسخے خواہ تیار شدہ ہی اس پتہ سے منگوا کر فائدہ اٹھاؤ۔

عبد الرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی

قادیان پنجاب

جماعت احمدیہ کا ایڈریس

بخدمت حضور ہز ایکسلنسی سر ایڈورڈ ڈگلس میکلیگن۔ ایم۔ اے۔ کے۔ سی۔ ایس آئی۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ گورنر پنجاب۔ لاہور

ہم نمایندگان جماعت احمدیہ قادیان۔ اپنے سلسلہ کی طرف سے حضور کے اس ضلع میں تشریف لانے پر خیر مقدم عرض کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ جیسا کہ حضور کو علم ہوگا۔ کہ جماعت احمدیہ نے مہذب دنیا میں ایک خاص حرکت پیدا کر دی ہے۔ اور بڑے بڑے تعلیم یافتہ اور قانون دان یورپین اور امریکن ہر سلسلہ کے ساتھ اسقدر دلچسپی رکھتے ہیں۔ کہ وہ مرکز سلسلہ کے حالات کو معلوم کرنے اور پھر ان خیالات کو اپنے ملک کے لوگوں کے سامنے پیش کرنیکی بہت خواہش رکھتے ہیں۔ بیشک تمام سوسائٹیاں جنکی غرض مذہب اور لوگوں کے اخلاق اور تمدن کو درست کرنا ہوتی ہے۔ اس بات کی ضرورت رکھتی ہیں۔ کہ ایک مہذب گورنمنٹ کے اعلیٰ افسران بھی کچھ وقت بچا کر ان کے مرکزوں کو ملاحظہ کر کے اس بات کا پتہ لگا دیں۔ کہ ان سوسائٹیوں کا کیا کام اور مدعا ہے اور اس طرح تحقیقات کی روشنی میں اپنی گورنمنٹ کو بھی مضبوط کریں۔

لہٰذا احمدیہ جماعت جس نے کہ مہذب دنیا میں بہت بڑا انقلاب پیدا کر دیا ہے اس بات کی حقدار ہے کہ گورنمنٹ کا اعلیٰ افسر گورنمنٹ کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس جماعت کے مرکز کا گاہے بگاہے ملاحظہ کرتا رہے اور یہی وجہ ہم نے جناب سے قادیان آنے کی درخواست کی ہے۔ اور گو جناب اسوقت کثرت مشغولیت کی وجہ سے ہماری درخواست کو منظور نہیں کر سکے لیکن ہم امید رکھتے ہیں کہ حضور اس صوبہ کی حکومت سے سبکدوش ہونے سے پہلے کوئی وقت قادیان میں تشریف آوری کے لئے ضرور نکالیں گے اور آپ کے جانشین بھی گاہے بگاہے بخوشی قادیان میں تشریف لیجا کر ہماری جماعت کے حالات کو ملاحظہ فرمایا کریں گے۔ ہم حضور کی تشریف آوری پر حضور سے کسی قسم کے پولیٹیکل حقوق و مراعات لینے کے خواہشمند نہیں۔ صوبہ کے حاکم اعلیٰ کی تشریف آوری سے اخلاقی فوائد کا مترتب ہونا کچھ مستبعد نہیں۔

ہم اس موقع پر احمدیہ جماعت کی اس وفاداری کا جو اسے گورنمنٹ کے ساتھ ہے اظہار کرنا نہیں چاہتے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ احمدیہ نے جنکو کہ تمام جماعت کے لوگ اپنا مذہبی اور روحانی پیشوا یقین کرتے۔ اور جنکے ارشادات کے آگے نہایت اخلاص سے اپنا سر اطاعت خم کرتے ہیں۔ متواتر گورنمنٹ کی وفاداری کے لئے حکم فرمایا۔ اور آپ کی تعلیم کی پیروی میں جو در اصل اسلام کی ہی تعلیم ہے جماعت احمدیہ نے سخت مشکلات کے موقعوں پر بھی گورنمنٹ کی وفاداری کا ثبوت دیا ہے۔ اور یہ لوگ حکومت کی وفاداری کو ایک پاک فرض سمجھتے ہیں جو کہ ان پر مذہب کی طرف سے عائد ہوتا ہے۔ ورنہ بجز خدا کے کسی شخص کو منعم خیال نہیں کرتے۔ اور وہ جب کبھی اپنی ضروریات کو حکام کے سامنے پیش کرتے ہیں تو وہ کسی قسم کے صلہ کی غرض سے نہیں بلکہ بحیثیت حکومت کے امن پسند شہری اور بادشاہ کی رعایا ہونے کے ان کا یہ حق ہوتا ہے کہ وہ اپنی ضروریات کو اپنی حکومت کے سامنے پیش کر کے انکو پورا کرائیں۔ اور اب جبکہ حضور نے بکمال مہربانی سے اس ضلع کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف کیا ہے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر حضور کی توجہ کو اپنی دو بہت بڑی ضروریات کی طرف منعطف کرائیں۔

حضور اس بات سے واقف ہیں کہ قادیان احمدیہ جماعت کا جو صرف ہندوستان بلکہ ممالک غیر۔ مثلاً افغانستان۔ ترکستان۔ ایران۔ میسوپوٹیمیا۔ شام مصر۔ مشرقی افریقہ۔ مغربی افریقہ۔ ماریشیس سیلون۔ چین۔ ممالک متحدہ۔ امریکہ۔ جرمنی۔ اور انگلینڈ وغیرہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور ہر طبقہ کے لوگ قادیان میں اکثر آتے جاتے رہتے ہیں اور بہت سوں نے انہیں سے یہاں پر اقامت اختیار کر لی ہے جس وجہ سے قادیان اب جلد جلد شہر کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ علاوہ لوگوں کی اس بہت بڑی تعداد کے جو یہاں بطور مہمان آتے ہیں۔ بہت سے لوگ ہندوستان اور دوسرے ممالک سے بغرض مذہبی تعلیم بھی یہاں پر آتے رہتے ہیں۔ یہاں ایک بہت بڑا ہائی سکول ہے۔ ایک دینیات کا کالج۔ ایک مبلغین کا ٹریننگ سکول۔ ایک گرل سکول۔ ایک ہسپتال۔ چار پریس اور بہت سے اخبارات جاری ہیں۔ اور بہت دفاتر ہیں۔ جن کی خط و کتابت دور دور تک پھیلے ہوئے احمدیوں کے ساتھ ان کو سلسلہ کی تبلیغی۔ تعلیمی۔ تمدنی۔ ملکی۔ اور دیگر معاملات کی خبریں دینے کی غرض سے رہتی ہے۔

قصبہ کی جلد جلد ترقی اور بڑھنے کی وجہ سے قادیان اردگرد ضلع کے بہت بڑے حصہ کا تجارتی اور صنعتی سنٹر بھی بنتا جا رہا ہے۔ لہٰذا ریلوے سٹیشن بٹالہ سے آمد و رفت میں بھی بہت اضافہ ہو رہا ہے۔

لیکن جبکہ قادیان تجارتی اور تمدنی طور پر بہت بڑھ رہا ہے۔ ان دو اہم ضروریات کے نہ ہونیکی وجہ سے نہ صرف ہم لوگ بلکہ جماعت کے لاکھوں وہ لوگ جنکی یہاں ہمیشہ آمد و رفت رہتی ہے بہت سخت تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ وہ دو ضروریات یہ ہیں۔ اول یہ کہ بٹالہ سے قادیان تک پکی سڑک نہیں ہے اور دوسرے قادیان میں تار گھر نہیں۔

موجودہ سڑک کثرت آمد و رفت کے باعث بہت خراب و خستہ اور سخت تکلیف دہ ہو گئی ہے۔ اور اگر حضور قادیان میں تشریف لاتے۔ تو خود ملاحظہ فرما لیتے کہ سڑک کسقدر خراب اور پبلک کے لیئے تکلیف دہ ہے

ایسا ہی قصبہ کی بڑھتی ہوئی ترقی۔ اور تمام دنیا پر پھیلے ہوئے سلسلہ کا سنٹر ہونیکی وجہ سے۔ تبلیغی۔ تعلیمی اور دوسری ضروریات کو باہر دوسرے سنٹروں تک پہنچانے کی خاطر تار گھر ہونیکی جسقدر ضرورت ہو سکتی ہے وہ خود حضور سمجھ سکتے ہیں۔

ہم قبل ازیں اپنی ان دونوں ضروریات کو اُن حکام کے پاس جو ان کے پورا کرنے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں بہت دفعہ پیش کر چکے ہیں لیکن افسوس ہے کہ ہماری اس عرضداشت پر حکام نے کوئی توجہ نہیں فرمائی۔ لہذا اب ہم اس بات کی آزادی رکھتے ہیں۔ کہ اب جبکہ حضور یہاں تشریف لائے ہیں۔ ان دونوں اشد ترین ضروریات کو حضور کے سامنے پیش کریں۔ اور ہمیں اُمید ہے کہ حضور ہمارے ان جائز مطالبات کو جلدی پورا کرنے کے واسطے ہدایات نافذ فرمائینگے

آخر میں ہم تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے حضور کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور یہ بھی یقین دلاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے ہمیشہ گورنمنٹ کی مدد کے لیئے جہاں تک اسکے امکان میں تیار رہے گی۔

ہم ہیں آپ کے فرمانبردار خادم

(۱) خان محمد علیخان جاگیردار مالیر کوٹلہ قادیان

(۲) مرزا بشیر احمد ایم۔ اے۔ خلف ثانی بانی سلسلہ احمدیہ قادیان

(۳) مرزا شریف احمد لفٹنٹ آئی۔ اے۔ آر۔ او۔ خلف ثالث بانی سلسلہ احمدیہ قادیان

(۴) مولوی شیر علی بی۔ اے۔ مینیجر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

[illegible] حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

(۶) سید زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر تالیف و اشاعت و تعلیم و تربیت [illegible] مولوی [illegible]

[illegible]

(۸) مولوی عبد المغنی خان ناظر بیت المال قادیان

(۹) مولوی سید محمد سرور شاہ [illegible] احمدیہ قادیان

(۱۰) مولوی [illegible] آپ بوجہ علالت نہیں جا سکے [illegible] تشریف لیگئے

(۱۱) [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

جناب گورنر صاحب بہادر کا جواب

نہایت خوشی کی بات ہے کہ آپ نے آج سے چار سال پیشتر ایک ایڈریس مجھے دیا تھا۔ اور میرے خیال میں اپنی طرز کا وہ پہلا ایڈریس تھا جو آپ نے پیش کیا تھا۔ اور مجھے نہایت خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے پہلی طرح اب پھر مجھ سے اسبات کی خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ میں پھر آپ سے بذات خود ملوں۔

آپ کے پہلے ایڈریس کے موقعہ پر شرائط صلح ترکی کے باعث بہت تشویش اور کشمکش پھیلی ہوئی تھی۔ اور اسوقت میں نے آپ کو اور دوسرے مسلمانوں کو یقین دلایا تھا۔ کہ گورنمنٹ ہند نے آپ کے خیالات کو اعلیٰ حکام تک پہنچانے میں بہت سعی کی ہے۔ اور اب مجھے بہت تسلی ہے۔ جیسی کہ آپ کو بھی ہوگی۔ وہ باتیں گذر چکی ہیں کیونکہ اب ترکی کے ساتھ صلح کی ایسی شرائط طے ہو چکی ہیں۔ جنکی رو سے اب ترکی گزشتہ چار سال پہلے کی نسبت بہت زیادہ طاقتور ہے اور جو واقعات مشرق قریب میں ظہور پذیر ہوئے ہیں انکی وجہ سے بہت سے ایسے معاملات جنکا بظاہر حل ہونا بہت مشکل نظر آتا تھا حل ہو گئے ہیں۔

گو آپ کا نقطۂ مرکزی وہ نہیں ہے جو عام مسلمانوں کا ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں۔ کہ پھر بھی آپ کو مسلم کمیونٹی کے ساتھ ہمدردی ضرور ہے لیکن یہ امر میرے لئے کسقدر اطمینان کا باعث ہے کہ جس نظر سے آپ نے اپنے مرکز قادیان جانیکے متعلق راستہ کی خرابی کی شکایت کی ہے۔ اور میں بھی آپ کے خیالات کو اس معاملہ کے متعلق بہت پسند کرتا ہوں۔ اور آپ کے قصبہ تک پہنچنے کے لئے جو تکلیف ہمیں ہوئی اسبات کا باعث ہوئی ہے۔ کہ میں نے بجائے آپ کے گھر پر جانے کے آپکو گورداسپور آنے کی تکلیف دی ہے۔ آپ کی سڑک کا معاملہ میں جانتا ہوں کہ کئی دفعہ پہلے بھی زیر بحث رہا ہے۔ لیکن میں ظاہر کرتا ہوں کہ اسکا علاج میرے اور گورنمنٹ کے ہاتھ میں نہیں بلکہ ڈسٹرکٹ بورڈ گورداسپور کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہی اسکو اپنی مالی حالت اور دوسری ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے پورا کرنے کی کوشش کرے گا۔ ایسا ہی تار گھر کا معاملہ بھی میرے اختیار سے باہر ہے۔ لیکن میں بڑی خوشی سے آپ کی ضروریات کو اُن حکام تک جو اسکے ساتھ تعلق رکھتے ہیں پیش کرونگا۔

اور میں اس بات کو بھی ظاہر کرنا نہایت ضروری سمجھتا ہوں کہ میں آپ کے اس رویہ کو جو کہ پبلک کو مطمئن کرنے کے متعلق ہے بہت پسند کرتا ہوں۔ اور میں نے آپ کے ساتھ گزشتہ ملاقات کے موقع پر بھی اسبات کا کہ جو آپ نے گزشتہ جنگ عظیم۔ اور جنگ افغانستان میں گورنمنٹ کی آدمیوں اور روپیہ سے مدد کی تھی اعتراف کیا تھا۔ اور مجھے پچھلی سردیوں کے دنوں میں آپکے بہت سے لوگوں کو ٹیریٹوریل کمپنی میں ٹریننگ لیتے دیکھ کر بھی بہت خوشی ہوئی۔ اور آپ کی خدمت جو پبلک کی خاطر ہے مجھے بہت پسند آئی۔ اور مجھے امید واثق ہے۔ کہ آپ اس روح کو اپنے اندر قائم رکھیں گے۔ اور ہم میں سے وہ لوگ جو پنجاب کو با امن اور مطمئن بنانا چاہتے ہیں۔ اُن کے لیئے ضروری ہے کہ وہ آپ ہی کی طرح گورنمنٹ کے ساتھ تعاون پیدا کریں۔

صاحبان میں آپ کے مہربانہ ایڈریس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اسبات کا خوشی سے خواہشمند ہوں کہ پھر بھی اسی طرح آپ سے ملاقات کروں ✦

الفضل کی توسیع اشاعت

میں یہی کہونگا ہر ایک احمدی کا فرض ہے جسقدر الفضل کی اشاعت زیادہ ہوگی اسی قدر سلسلہ حقہ کی تبلیغ و سعت اختیار کرے گی۔ باوجود سلسلہ کا آرگن ہونے کے الفضل کی اشاعت اتنی نہیں ہے کہ ہم اس پر کوئی فخر کر سکیں احباب توجہ فرماویں ✦ مینیجر۔

باہتمام شیخ عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا